چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل با محاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن

علیٰ

کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

21

تلاوتِ قرآن، اہتمامِ نماز کی تاکید اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ

اُتْلُ	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	اَقِمِ
تم تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	کتاب	اور	قائم کرو

اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز

الصَّلٰوةَؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ

الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	تَنْهٰى (1)	عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ	وَ	لَذِكْرُ اللّٰهِ
نماز	بیشک	نماز	روکتی ہے	بے حیائی اور بری بات سے	اور	بیشک اللہ کا ذکر

قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر

اَكْبَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا

اہلِ کتاب کے ساتھ مناظرہ سے متعلق ہدایات

اَكْبَرُ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَا تُجَادِلُوْۤا
سب سے بڑا (ہے)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	(اے مسلمانو) تم بحث نہ کرو

سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○ اور اے مسلمانو!

اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۗۖ اِلَّا

اَهْلَ الْكِتٰبِ	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ (2)	اِلَّا
اہلِ کتاب (سے)	مگر	(اس انداز) سے جو	وہ	سب سے بہتر (ہو)	سوائے

اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر بہترین انداز پر سوائے

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	وَ	قُوْلُوْۤا	اٰمَنَّا	بِالَّذِیْۤ
ان لوگوں کے جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	اور	تم کہو	ہم ایمان لائے	(اس) پر جو

ان میں سے ظالموں کے اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے جو

(1)...... نماز کو پابندی سے اور ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار نمازی تمام برائیوں کو ترک کر دیتا ہے۔

(2)...... اس کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تمہاری اہلِ کتاب سے بحث ہو تو بہترین انداز سے بحث کرو البتہ ان میں سے جو زیادتی میں حد سے گزر گئے تو ان کے ساتھ سختی اختیار کرو۔ یاد رہے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں کے ساتھ دینی امور میں بحث کرنا فنِ مناظرہ میں انتہائی مہارت رکھنے والے علماء کا کام ہے دیگر مسلمانوں کے لئے یہ ناجائز و حرام ہے۔

اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ

اُنْزِلَ	اِلَیْنَا	وَ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ (1)	وَ	اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ
نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور	ہمارا معبود اور تمہارا معبود

ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود

وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ

وَاحِدٌ	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ
ایک (ہے)	اور	ہم	اس کی	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اور	اسی طرح

ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ اور اے حبیب! یونہی

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اَنْزَلْنَاۤ	اِلَیْكَ	الْكِتٰبَ	فَالَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ
ہم نے نازل فرمائی	تمہاری طرف	کتاب	تو وہ لوگ جو	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب

ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل فرمائی تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ

یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	مَنْ	یُّؤْمِنُ
وہ ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور	ان (دوسروں) میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لاتا ہے

وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور کچھ ان دوسروں میں سے ہیں جو اس پر

بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

بِهٖ	وَ	مَا یَجْحَدُ (2)	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلَّا	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
اس پر	اور	انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	کفر کرنے والے	اور

ایمان لاتے ہیں، اور کافر ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور

قرآن پر ایمان لانے والوں کا بیان

رسالت حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نشانیاں

(1) ...... ہمارا ایمان قرآن کے علاوہ دیگر کتابوں پر بھی ہے لیکن احکام شریعت میں عمل صرف قرآن پر ہے نیز دیگر کتابوں پر جو ایمان ہے وہ ان پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور موجودہ تحریف شدہ کتابوں پر یوں ایمان ہے کہ ان میں جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(2) ...... جُحُود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکر جانا۔ یہودیوں کا یہی حال تھا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور قرآن کا حق ہونا پہچاننے کے باوجود انکار کرتے تھے۔

عظمتِ قرآن

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا	مِنْ قَبْلِهٖ	مِنْ كِتٰبٍ	وَّ	لَا تَخُطُّهٗ (1)	بِيَمِيْنِكَ
تم نہ پڑھتے تھے	اس سے پہلے	کوئی کتاب	اور	نہ لکھتے تھے اسے	اپنے دائیں ہاتھ سے

اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھتے تھے،

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ

اِذًا	لَّارْتَابَ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾	بَلْ	هُوَ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور شک کرتے	باطل والے	بلکہ	وہ (قرآن)

(اگر ایسا ہوتا) تو اس وقت باطل والے ضرور شک کرتے ○ بلکہ وہ

اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ

اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ	فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (2)	وَ
روشن آیتیں، نشانیاں (ہیں)	ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں	دیا گیا	علم	اور

ان لوگوں کے سینوں میں روشن نشانیاں ہیں جنہیں علم دیا گیا اور

کفارِ مکہ کا ایک اعتراض اور اس کے جوابات

مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ

مَا يَجْحَدُ	بِاٰيٰتِنَاۤ	اِلَّا	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ لَاۤ
انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	ظالم لوگ	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

ہماری آیتوں کا انکار صرف ظالم لوگ کرتے ہیں ○ اور کفار نے کہا: اس پر

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ

اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيٰتٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
اتاری گئیں	اس (نبی) پر	کچھ نشانیاں	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	نشانیاں صرف

اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتریں؟ تم فرماؤ: نشانیاں

(1)...... قرآنِ مجید نازل ہونے سے پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کتاب کا مطالعہ نہ فرمایا تھا اور نہ ہی کبھی اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے سے اس کے عادی ہوتے تو لوگ کہتے کہ قرآن بھی اس نبی نے گزشتہ کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شروع سے ہی اس سے محفوظ رکھا اور پھر بطورِ معجزہ کے عمر مبارک کے آخری ایام میں لکھنا پڑھنا سکھا دیا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ علماء اور حفاظ کا درجہ بہت بڑا ہے کہ ان کے سینوں میں قرآن موجود ہے۔

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰ اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰	اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ (۱)
اللہ کے پاس (ہیں)	اور	میں تو صرف	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	اور کیا کافی نہیں انہیں

تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ اور کیا انہیں یہ بات کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اَنَّاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	يُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
(یہ بات) کہ	ہم نے اتاری	تم پر	کتاب	جو پڑھی جاتی ہے	ان پر	بیشک	اس میں

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے بیشک اس میں

لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ ع قُلْ كَفٰى

لَرَحْمَةً	وَّ	ذِكْرٰى	لِقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۱	قُلْ	كَفٰى
ضرور رحمت	اور	نصیحت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	کافی ہے

ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ○ تم فرماؤ: میرے

بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

بِاللّٰهِ	بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ	شَهِيْدًا	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اللہ	میرے اور تمہارے درمیان	گواہ	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِالْبَاطِلِ	وَ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	اُولٰٓئِكَ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	باطل پر	اور	انہوں نے انکار کیا	اللہ کا	یہ لوگ

اور باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ کے منکر

ع ۵ ۱

(۱) ...اس آیت میں کفارِ مکہ کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ قرآنِ کریم معجزہ ہے، گزشتہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات سے زیادہ کامل اور حق کے طلبگار کو تمام نشانیوں سے بے نیاز کرنے والا ہے کیونکہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات تو قصہ بن کر رہ گئے ہیں مگر یہ قرآن ایسا جیتا جاگتا معجزہ ہے جو ہمیشہ دیکھا جاتا رہے گا، اس پر ایمان نہ لانا انتہائی بد نصیبی ہے۔

نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو جواب

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَاۤ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	یَسْتَعْجِلُوْنَكَ (1)	بِالْعَذَابِ	وَ	لَوْ لَاۤ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	اگر نہ ہوتی

ہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر

اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ

اَجَلٌ مُّسَمًّى	لَّجَآءَهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَیَاْتِیَنَّهُمْ	بَغْتَةً	وَّ
ایک مقررہ مدت	(تو) ضرور آجاتا ان پر	عذاب	اور	ضرور وہ آئے گا ان پر	اچانک	اور

ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ضرور ان پر اچانک عذاب آئے گا اور

هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ

هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾	یَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالْعَذَابِ	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ
وہ	بے خبر ہوں گے	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	بیشک	جہنم

انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بیشک جہنم

لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ یَوْمَ یَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ

لَمُحِیْطَةٌۢ	بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾	یَوْمَ	یَغْشٰىهُمُ	الْعَذَابُ
ضرور گھیرنے والی (ہے)	کافروں کو	(جس) دن	ڈھانپ لے گا انہیں	عذاب

کافروں کو گھیرنے والی ہے ○ جس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ یَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا

مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ	وَ	یَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	مَا
ان کے اوپر سے	اور	ان کے پاؤں کے نیچے سے	اور	(اللہ) فرمائے گا	تم چکھو	جو

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا: اپنے اعمال کا

(1) ... نضر بن حارث نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کروادو۔ اس کے جواب میں یہاں ارشاد ہوا کہ یہ کافر آپ سے جلد نزولِ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے نزولِ عذاب کی ایک مدت معین نہ ہوتی تو ان کے مطالبہ کرتے ہی ضرور ان پر عذاب آجاتا لیکن چونکہ ان کیلئے ایک مدت مقرر ہے تو وہ مدت پوری ہوتے ہی ضرور ان پر اچانک عذاب آجائے گا اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔

مظلوم مسلمانوں کو ہجرت کی ترغیب

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾	يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنَّ	اَرْضِيْ	وَاسِعَةٌ (1)
تم عمل کرتے تھے	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے	بیشک	میری زمین	وسعت والی (ہے)

مزہ چکھو ○ اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے

موت اور بارگاہِ الٰہی میں لوٹنے کا بیان

فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ اِلَيْنَا

فَاِيَّايَ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	ثُمَّ	اِلَيْنَا
تو میری ہی	تو تم عبادت کرو میری	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	پھر	ہماری ہی طرف

تو میری ہی بندگی کرو ○ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف

باعمل مسلمانوں کی جزاء

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
تمہیں پھیرا جائے گا	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

تم پھیرے جاؤ گے ○ اور بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ	غُرَفًا (2)	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	جنت سے (کے)	بالاخانوں (پر)	بہتی ہوں گی	ان (بالاخانوں) کے نیچے

ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	کیا ہی اچھا	عمل کرنے والوں کا اجر (ہے)

بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے ○

(1) اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو اسے چاہئے کہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر جائے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور وہاں دین کی پابندی میں دشواریاں نہ ہوں۔ (2)...... حدیثِ پاک میں ہے "جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، یہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا" یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللہ تعالٰی کے لئے

بامل لوگوں کے دو اوصاف صبر اور توکل

رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کی ترغیب

الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝٥٩ وَ كَاَیِّنْ

الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا	وَ	عَلٰی رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ ۝٥٩	وَ	كَاَیِّنْ
وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	کتنے ہی

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور زمین پر

مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ

مِّنْ دَآبَّةٍ	لَّا تَحْمِلُ	رِزْقَهَا	اَللّٰهُ	یَرْزُقُهَا(1)	وَ
زمین پر چلنے والے	وہ اٹھائے نہیں پھرتے (اپنے ساتھ)	اپنی روزی	(بلکہ) اللہ	روزی دیتا ہے انہیں	اور

کتنے ہی چلنے والے ہیں جو اپنی روزی ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے (بلکہ) اللہ (ہی) انہیں اور

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق سوال اور کفار کا جواب

اِیَّاكُمْ ۖ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝٦٠ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِیَّاكُمْ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ۝٦٠	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
تمہیں	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

تمہیں روزی دیتا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	(کس نے) کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)

آسمان اور زمین کس نے بنائے اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا

رزق کی وسعت اور تنگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝٦١ اَللّٰهُ یَبْسُطُ

لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ۝٦١	اَللّٰهُ	یَبْسُطُ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ الٹے پھرے جاتے ہیں	اللہ	وسیع کر دیتا ہے

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں الٹے پھرے جاتے ہیں؟ ○ اللہ اپنے بندوں میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نماز پڑھی۔ (ترمذی، ۴/۲۳۶، الحدیث: ۲۵۳۵) 1 ..... مکہ مکرمہ میں موجود اہلِ ایمان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا فرمایا تو ان میں سے بعض نے عرض کی: ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں، نہ وہاں ہمارا گھر ہے نہ مال، وہاں ہمیں کون کھلائے اور پلائے گا؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے معاملے میں خاص طور پر اپنے رزق کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ساری مخلوق کو رزق سے نوازنے والے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، وہی حقیقی طور پر رزق دینے والا اور ہر جگہ اپنی مخلوق کو رزق دینے پر قدرت رکھتا ہے۔

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ط

الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	يَقْدِرُ (1)	لَهٗ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اس کیلئے

جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے جس کیلئے چاہے،

مشرکینِ عرب کا اقرار اور تضاد

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٦٢ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ۝٦٢	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحْيَا	بِهِ	الْاَرْضَ
اتارا	آسمان سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)

آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط قُلِ الْحَمْدُ

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا	لَيَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ	الْحَمْدُ
اس کے مردہ ہونے کے بعد	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	تمام تعریفیں

زندہ کیا؟ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تم فرماؤ: سب تعریفیں

دنیا اور آخرت کی حقیقت

لِلّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣ ع وَ مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ

ع ۲

لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣	وَ	مَا	هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ
اللہ کے لئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	وہ سمجھتے نہیں	اور	نہیں	یہ دنیا کی زندگی

اللہ کیلئے ہیں، بلکہ ان میں اکثر نہیں سمجھتے ○ اور یہ دنیا کی زندگی تو

1 ......دنیا میں تمام انسانوں کو ایک جیسا رزق عطا نہ فرمانے میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے، جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷/۹۶)

مصیبت آنے اور نجات ملنے کے وقت کفار کا حال اور انہیں تنبیہ

اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ

اِلَّا	لَهْوٌ	وَّ	لَعِبٌ (1)	وَ	اِنَّ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	لَهِیَ	الْحَیَوَانُ
مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	بیشک	آخرت کا گھر	ضرور وہی	سچی زندگی (ہے)

صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ

لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾	فَاِذَا	رَكِبُوْا	فِی الْفُلْكِ
(کیا ہی اچھا تھا) اگر	وہ جانتے ہوتے	پھر جب	وہ سوار ہوتے ہیں	کشتی میں

کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے ○ پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا

دَعَوُا	اللّٰهَ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	فَلَمَّا
(تو) پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	پھر جب

تو اللہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں پھر جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَكْفُرُوْا

نَجّٰىهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اِذَا	هُمْ	یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾	لِیَكْفُرُوْا
وہ بچا کر لاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	جبھی	وہ	شرک کرنے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں

وہ انہیں خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو اس وقت شرک کرنے لگتے ہیں ○ تاکہ ہماری دی ہوئی

بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۙ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

بِمَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	وَ	لِیَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں	تو عنقریب وہ جان لیں گے

نعمت کی ناشکری کریں اور تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں تو عنقریب جان لیں گے ○

(1)...... دنیا کی زندگی کھیل کود کی طرح عارضی اور جلد زائل ہونے والی ہے جبکہ اُخروی زندگی پائیدار اور دائمی ہے اور حقیقی طور پر زندگانی کہلانے کے لائق بھی وہی ہے۔ عقلمند وہ ہے جو فانی دنیا کو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی پر ترجیح نہ دے۔ حدیث پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، ۷/۱۶۴، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

کفار کا مکہ پر احسانِ الٰہی اور ان کی ناشکری

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ

وَّ	اٰمِنًا	حَرَمًا	جَعَلْنَا	اَنَّا	اَوَلَمْ یَرَوْا
اور	امن وامان والی	حرمت والی زمین	ہم نے بنائی	کہ	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین، امن وامان والی بنائی اور

یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ

وَ	یُؤْمِنُوْنَ	اَفَبِالْبَاطِلِ	مِنْ حَوْلِهِمْ	النَّاسُ	یُتَخَطَّفُ
اور	وہ یقین کرتے ہیں	تو کیا باطل پر	ان کے آس پاس سے	لوگوں (کو)	اچک لیا جاتا ہے

ان کے آس پاس والے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ باطل پر یقین کرتے ہیں اور

بڑے ظالم کی نشاندہی اور کفار کا ٹھکانہ

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

افْتَرٰی	مِمَّنِ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ	یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	بِنِعْمَةِ اللّٰهِ
بہتان باندھے	(اس) سے جو	زیادہ ظالم	کون	اور	ناشکری کرتے ہیں	اللہ کی نعمت کی

اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ

اَلَیْسَ	جَآءَهٗ	لَمَّا	بِالْحَقِّ	كَذَّبَ	اَوْ	كَذِبًا[1]	عَلَى اللّٰهِ
کیا نہیں ہے	وہ آئے اس کے پاس	جب	حق کو	جھٹلائے	یا	جھوٹ	اللہ پر

جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کیلئے

راہِ خدا میں کوشش کرنے والوں کو بشارت

فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا

فِیْنَا	جَاهَدُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾	مَثْوًی	فِیْ جَهَنَّمَ
ہماری (راہ) میں	کوشش کی	وہ لوگ جنہوں نے	اور	کافروں کیلئے	ٹھکانہ	جہنم میں

جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟ ○ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی

[1] ...... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسے کافر کا بت پرستی کرکے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور کہنا کہ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ کتابُ اللہ میں اپنی طرف سے خلط ملط کردینا اور کہہ دینا کہ یہ کلامِ الٰہی ہے۔ نبی کا انکار کرنا اور کہنا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا۔ جھوٹا مسئلہ بیان کرکے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وغیرہ۔ ہر جھوٹ برا ہے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جائے تو بڑا گناہ ہے، لہٰذا جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے، یہ بھی سخت جرم ہے۔

لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠ (۶۹)

لَنَهْدِیَنَّهُمْ	سُبُلَنَا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (۶۹)
ضرور ہم دکھادیں گے انہیں	اپنے راستے	اور	بیشک	اللّٰه	ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ہے)

ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللّٰه نیکوں کے ساتھ ہے ○

آیات: 60 | رکوع: 06

سُوْرَةُ الرُّوْم مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رومیوں کے غلبے کی غیبی خبر

الٓمّٓ (۱) غُلِبَتِ الرُّوْمُ (۲) فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ

الٓمّٓ (۱)	غُلِبَتِ	الرُّوْمُ (۲)	فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ	وَ	هُمْ
الٓمّٓ	مغلوب ہوگئے	رومی	قریب کی زمین میں	اور	وہ

الٓمّٓ ○ رومی مغلوب ہوگئے ○ قریب کی زمین میں اور وہ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ (۳) فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ	سَیَغْلِبُوْنَ (۳) [1]	فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ	لِلّٰهِ	الْاَمْرُ
اپنی مغلوبی، شکست کے بعد	عنقریب غالب آجائیں گے	چند سالوں میں	اللّٰه ہی کا (ہے)	حکم

اپنی شکست کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ○ چند سالوں میں۔ پہلے اور بعد

[1] ..... اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایران اور روم کے درمیان جنگ جاری تھی، اس میں ایرانی (جو مشرک تھے)، رومیوں پر غالب آگئے (جو عیسائی اہلِ کتاب تھے) تو کفارِ قریش بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہا کہ جیسے ہمارے ایرانی بھائی تمہارے رومی بھائیوں پر غالب آئے ہیں ایسے ہم بھی جنگ میں تم پر غالب آجائیں گے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان میں آئندہ چند سالوں کے دوران رومیوں کے ایرانیوں پر غلبے کی غیبی خبر دی گئی۔ یہ خبر سات سال بعد پوری ہوئی اور رومی ایرانیوں پر غالب آگئے۔ یہ غیبی خبر حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت صحیح ہونے اور قرآنِ کریم کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔

مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ

مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	يَوْمَىِٕذٍ	يَّفْرَحُ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾	بِنَصْرِ اللّٰهِ
پہلے	اور	بعد	اور	اس دن	خوش ہوں گے	ایمان والے	اللہ کی مدد سے

حکم اللہ ہی کا ہے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے ○ اللہ کی مدد سے۔

وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ کی شان نہیں

يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

يَنْصُرُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾	وَعْدَ اللّٰهِ
وہ مدد کرتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اللہ کا وعدہ

وہ جس کی چاہے مدد کرتا ہے اور وہی غالب، مہربان ہے ○ اللہ کا وعدہ ہے۔

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

لَا يُخْلِفُ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾
خلاف نہیں کرتا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○

کفار کا علمی اور عملی حال

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

يَعْلَمُوْنَ	ظَاهِرًا[1]	مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	هُمْ	عَنِ الْاٰخِرَةِ	هُمْ	غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾
وہ جانتے ہیں	ظاہر (کو)	دنیا کی زندگی میں سے	اور	وہ	آخرت سے	وہ	غافل (ہیں)

آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں ○

تخلیق کائنات میں غور و فکر کی دعوت

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا	فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا	اپنے دلوں میں	(کہ) پیدا نہیں کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور

کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور

[1] ..... اس آیت میں کفار کے علم کی حد بیان کی گئی کہ وہ لوگ بس اپنے معاش؛ معاملات کے بارے میں جانتے ہیں کہ کیسے کام کئے جائیں، کس طرح تجارت کی جائے اور کس وقت باغبانی اور کاشتکاری کی جائے اور کب کٹائی کی جائے، جبکہ وہ اپنی آخرت سے بالکل غافل ہیں، نہ اس میں کوئی غور و فکر کرتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی تیاری رکھتے ہیں۔ کفار کے متعلق بیان کی گئی اس علمی اور عملی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے فی زمانہ مسلمانوں کو بھی اپنی علمی اور عملی حالت پر غور کرنے اور اسے سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

پچھلی امتوں کے انجام میں غور و فکر کی ہدایت

الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَ
زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ	اور

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨

اِنَّ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	لَكٰفِرُوْنَ ۝٨
بیشک	بہت سے لوگ	اپنے رب سے ملاقات کا	ضرور انکار کرنے والے (ہیں)

بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں ○

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا (1)	فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ
اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا

مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَثَارُوا
ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور	انہوں نے ہل چلائے

انجام کیسا ہوا؟ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں

الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ

الْاَرْضَ	وَ	عَمَرُوْهَاۤ	اَكْثَرَ مِمَّا	عَمَرُوْهَا	وَ
زمین (میں)	اور	آباد کیا اسے	(اس) سے زیادہ جتنا	انہوں نے آباد کیا اسے	اور

ہل چلائے اور اُنہوں نے زمین کو اُس سے زیادہ آباد کیا جتنا اِنہوں نے آباد کیا ہے اور

(1) یعنی کیا کفارِ مکہ نے زمین میں سفر نہیں کیا تاکہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ لوگ اہلِ مکہ سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں ہل چلائے اور زمین کو اہلِ مکہ سے زیادہ آباد کیا، لیکن جب رسولوں کے روشن نشانیوں کے ساتھ تشریف لانے کے باوجود کافروں نے ان کا انکار کیا تو انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کسی کو جرم کے بغیر ہلاک کرے اور کسی پر ظلم کرے، ہاں لوگ رسولوں کی تکذیب کرکے خود کو عذاب کا مستحق بناتے تھے اور یوں خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)

اُن کے رسول اُن کے پاس روشن نشانیاں لائے تو اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ

لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَؕ۹ ثُمَّ كَانَ

گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے کا انجام

لِیَظْلِمَهُمْ	وَ لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۹	ثُمَّ	كَانَ
وہ ظلم کرتا ان پر	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	ہوا

ان پر ظلم کرتا ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر برائی کرنے والوں کا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤی اَنْ كَذَّبُوْا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ	اَسَآءُوا	السُّوْٓاٰۤی (1)	اَنْ	كَذَّبُوْا
ان لوگوں کا انجام جنہوں نے	برائی کی	سب سے برا	(اس لیے) کہ	انہوں نے جھٹلایا

انجام سب سے برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۠ع۱۰ اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ

ع ۱

مردوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۰	اَللّٰهُ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ
اللہ کی آیتوں کو	اور	وہ ان (آیتوں) کا مذاق اڑاتے تھے	اللہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)

جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ پہلے بناتا ہے

ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۱۱ وَ یَوْمَ

روزِ قیامت مجرموں کی مایوسی

ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ۱۱	وَ	یَوْمَ
پھر	وہ لوٹائے گا اسے	پھر	اسی کی طرف	تمہیں پھیرا جائے گا	اور	(جس) دن

پھر وہ دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○ اور جس دن

(1)...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے والوں کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، حتی کہ برے اعمال کی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے اور ان آیتوں کا مذاق اڑانے لگ گئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے (یعنی کفر کیا تو) ان کا انجام سب سے برا ہوا کہ دنیا میں انہیں (عذاب نازل کر کے) ہلاک کر دیا گیا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

بروزِ قیامت باطل معبودوں کا رد

تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ

تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یُبْلِسُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ
قائم ہوگی	قیامت	مایوس ہوجائیں گے	جرم کرنے والے	اور	نہ ہوں گے	ان کے لیے

قیامت قائم ہوگی مجرم مایوس ہوجائیں گے ○ اور ان کے شریک

مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ

مِّنْ شُرَكَآىٕهِمْ	شُفَعٰٓؤُا (2)	وَ	كَانُوْا	بِشُرَكَآىٕهِمْ
ان کے شریکوں میں سے	سفارش کرنے والے	اور	وہ ہوجائیں گے	اپنے شریکوں کا

ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

بروزِ قیامت لوگوں میں جدائی

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىٕذٍ

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یَوْمَىٕذٍ
انکار کرنے والے	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	اس دن

منکر ہوجائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن

باعمل مسلمانوں کا باغاتِ جنت میں اعزاز و اکرام

یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
لوگ الگ الگ ہوجائیں گے	تو بہرحال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

لوگ الگ ہوجائیں گے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے

کفار کی عذاب میں حاضری

الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِیْنَ

الصّٰلِحٰتِ	فَهُمْ	فِیْ رَوْضَةٍ	یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
اچھے، نیک	تو وہ	(جنت کے) باغ میں	خوش رکھے جائیں گے	اور	بہرحال	وہ لوگ جنہوں نے

اچھے کام کئے تو وہ (جنت کے) باغ میں خوش رکھے جائیں گے ○ اور جو کافر ہوئے

1 ...... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں اور معنی یہ ہے کہ جس دن قیامت قائم ہوگی تو مشرکوں کو کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔

2 ...... یعنی سفارش کی امید پر مشرکین جن بتوں کو پوجتے تھے وہ قیامت کے دن سفارش کرکے انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچائیں گے اور مشرکین اپنے معبودوں سے مایوس ہوکر ان کا انکار کریں گے اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ	فَاُولٰٓئِكَ	فِي الْعَذَابِ
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو	تو یہ لوگ	عذاب میں

اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ (۱)	حِيْنَ	تُمْسُوْنَ	وَ	حِيْنَ	تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾
حاضر کئے جائیں گے	تو اللہ کی پاکی (بیان کرو)	جب	تم شام کرو	اور	جب	تم صبح کرو

حاضر کئے جائیں گے ○ تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو ○

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ

وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	عَشِيًّا	وَّ
اور	اسی کیلئے	تعریف (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	(جب) دن کا کچھ حصہ باقی ہو	اور

اور اسی کیلئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور

حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ

حِيْنَ	تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾	يُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتَ
جب	تم دوپہر کرو	وہ نکالتا ہے	زندہ (کو)	بے جان سے	اور	نکالتا ہے	بے جان (کو)

جب تم دوپہر کرو ○ وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے

مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ

مِنَ الْحَيِّ	وَ	يُحْيِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	كَذٰلِكَ
زندہ سے	اور	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	اور	اسی طرح

نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یوں ہی

مخصوص اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم

مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کی دلیل

(۱)......اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد نماز ادا کرنا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ حمد و تسبیح بہت پیاری عبادت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ (وہ دو کلمے یہ ہیں) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ'' (بخاری، ۴/۲۹۷، الحدیث: ۶۶۸۲)

انسان کی پیدائش سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	اَنْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ(1)
تمہیں نکالا جائے گا	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے

تم نکالے جاؤ گے ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا

انسان کی ذات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

ثُمَّ	اِذَاۤ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ
پھر	جبھی	تم	انسان (ہو)	(دنیا میں) پھیلے ہوئے ہو	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا

اَنْ	خَلَقَ	لَكُمْ	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	لِّتَسْكُنُوْۤا(2)
کہ	اس نے بنائے	تمہارے لئے	تمہاری جانوں سے	جوڑے	تاکہ تم آرام پاؤ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف

اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اِلَیْهَا	وَ	جَعَلَ	بَیْنَكُمْ	مَّوَدَّةً	وَّ	رَحْمَةً	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
ان کی طرف	اور	اس نے رکھی	تمہارے درمیان	محبت	اور	رحمت	بیشک	اس میں

آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں

کائنات کی تخلیق اور انسان کی لازمی صفات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور آسمانوں اور

(1)...... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر مختلف دلائل بیان کئے جارہے ہیں، اس آیت میں "تمہیں مٹی سے پیدا کیا" سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا اور چونکہ تمام انسانوں کی اصل آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں تو گویا ہر انسان کی بنیاد مٹی سے ہی ہوئی۔

(2)...... اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے رشتے میں عورت کو شوہر کے سکون اور آرام کا ذریعہ بنایا۔ اگرچہ دونوں ہی ایک دوسرے سے سکون پاتے ہیں لیکن مردوں کو تسکین کیلئے عورت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ (1)	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اور	تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف	بیشک	اس میں

زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ

لَاٰیٰتٍ	لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	مَنَامُكُمْ (2)
ضرور نشانیاں (ہیں)	علم والوں کے لئے	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	تمہارا سونا

علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن میں تمہارا سونا

بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	ابْتِغَآؤُكُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
دن اور رات میں	اور	تمہارا تلاش کرنا	اس کا فضل	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ

لِّقَوْمٍ	یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	یُرِیْكُمُ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سنتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	(کہ) وہ دکھاتا ہے تمہیں

نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ	طَمَعًا	وَّ	یُنَزِّلُ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
بجلی	ڈرانے	اور	(بارش کی) امید دلانے (کیلئے)	اور	وہ اتارتا ہے	آسمان سے	پانی

اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

انسان کے عادات و اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

کائنات کے عادات و اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

1 ……خدا کی قدرت کی نشانی ہے کہ ایک آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہونے کے باوجود زبانیں مختلف ہیں کہ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی اور کوئی ان کے علاوہ دوسری زبان بولتا ہے اور یونہی رنگوں میں اختلاف ہے کہ کوئی گورا ہے، کوئی کالا، کوئی گندمی۔ 2 ……رات میں عادت کے مطابق نیند آنا اور ضرورت کے وقت دن میں بھی سو جانا جس سے تھکن دور اور بدن کو راحت حاصل ہوتی ہے، یونہی دن میں سفر کرنا اور اپنی معیشت کے اسباب کو تلاش کرنا، نیز ہزاروں برس سے انسانوں کا یہ معمول اور ان کا یہ فطری نظام صرف اسی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے جو یکتا معبود ہے اور اس کی قدرت کامل ہے۔

فَيُحْيِ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فَيُحْيِ	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تو زندہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	بیشک	اس میں

تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں

کائنات کے لازمی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖۤ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) عقل رکھتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

اَنْ	تَقُوْمَ (1)	السَّمَآءُ	وَ	الْاَرْضُ	بِاَمْرِهٖ	ثُمَّ	اِذَا	دَعَاكُمْ (2)
کہ	قائم ہیں	آسمان	اور	زمین	اس کے حکم سے	پھر	جب	وہ ندا فرمائے گا تمہیں

کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں

اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت

دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ

دَعْوَةً	مِّنَ الْاَرْضِ	اِذَآ	اَنْتُمْ	تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	لَهٗ	مَنْ
ایک ندا	زمین سے	جبھی	تم	نکل پڑو گے	اور	اسی کا (ہے)	جو کوئی

زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے ○ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی

مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر قدرت کی عقلی دلیل اور شانِ الٰہی

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	كُلٌّ	لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	هُوَ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سب	اسی کی	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں ○ اور وہی ہے

(1) اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت آنے تک آسمان و زمین کا اسی ہیئت پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں قائم کرنے والا کوئی ایک ہے اور وہ اسباب سے بے نیاز ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے حکم سے یہ دونوں قائم ہیں۔

(2) ندا فرمانے اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کی صورت یہ ہوگی کہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قبر والوں کو اُٹھانے کے لئے (دوسری بار) صور پھونکیں گے اور کہیں گے کہ اے قبر والو! کھڑے ہو جاؤ، تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اُٹھے۔

الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ

الَّذِیْ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	وَ	هُوَ	اَهْوَنُ
جو	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	لوٹائے گا اسے	اور	وہ	زیادہ آسان ہے

جو اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور (تمہاری عقلوں کے اعتبار سے) دوسری مرتبہ بنانا اللہ پر

عَلَیْهِ ؕ وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

عَلَیْهِ	وَ	لَهُ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
اس پر	اور	اسی کی	سب سے بلند شان (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی

پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند شان اسی کی ہے اور وہی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾	ضَرَبَ	لَكُمْ	مَّثَلًا [1]	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بیان فرمائی	تمہارے لئے	ایک مثال	تمہاری جانوں سے

عزت والا حکمت والا ہے ○ اللہ نے تمہارے لئے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

هَلْ	لَّكُمْ	مِّنْ مَّا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ	مِّنْ شُرَكَآءَ
کیا	تمہارے لئے	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	کوئی شریک (ہیں)

(وہ یہ کہ) ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے

فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ

فِیْ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	فَاَنْتُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
(اس) میں	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	تو تم (سب)	اس (رزق) میں	برابر (کے حق دار ہو)

کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس رزق میں برابر شریک ہو جاؤ۔

ع ۲/۸

1 ...یعنی اے مشرکو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے تمہیں جو مال و اسباب دیا، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس مال و اسباب میں برابر کے شریک بن جاؤ؟ تم اس صورتِ حال سے بہت ڈرتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تم کسی بھی صورت غلاموں کو اپنا شریک بنانا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ تمہاری طرح کے انسان اور مخلوق ہیں تو تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے قرار دیتے ہو؟ جبکہ وہ سب تو اللہ کے بندے اور مملوک ہیں۔

خواہشات کے پیروکار کفار کا انجام

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

تَخَافُوْنَهُمْ	كَخِیْفَتِكُمْ	اَنْفُسَكُمْ	كَذٰلِكَ
تم ڈرتے ہو ان (غلاموں کی شرکت) سے	جیسے تمہارا ڈرنا	اپنی جانوں (اپنے لوگوں سے)	اسی طرح

تم ان غلاموں (کی شرکت) سے اسی طرح ڈرتے ہو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔ ہم

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۲۸ بَلِ

نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ۲۸ [1]	بَلِ
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) عقل رکھتے ہیں	بلکہ

عقل والوں کے لئے اسی طرح مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں ○ بلکہ

اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ

اتَّبَعَ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَهْوَآءَهُمْ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	فَمَنْ
پیروی کی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	اپنی خواہشات (کی)	علم کے بغیر	تو کون

ظالموں نے جہالت سے اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو جس کو

یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَا لَهُمْ

یَّهْدِیْ	مَنْ	اَضَلَّ [2]	اللّٰهُ	وَ	مَا	لَهُمْ
ہدایت دے سکتا ہے	(اس کو) جسے	گمراہ کر دیا	اللّٰہ (نے)	اور	نہیں	ان کے لیے

اللّٰہ نے گمراہ کیا ہو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا

دینِ فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۲۹ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۲۹	فَاَقِمْ	وَجْهَكَ	لِلدِّیْنِ	حَنِیْفًا
کوئی مددگار	تو تم سیدھا رکھو	اپنا چہرہ	دین (اللّٰہ کی اطاعت) کیلئے	ہر باطل سے جدا (ہوکر)

کوئی مددگار نہیں ○ تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللّٰہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔

1 ...نشانیوں کا تفصیلی بیان عمومی طور پر تو سب کے لئے ہے البتہ عقل استعمال کرنے والوں کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہی لوگ درحقیقت نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

2 ...اللّٰہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو شرک و کفر اور گمراہی پر اصرار کرے اور اسی خصلت پر قائم رہے تو اس کی سزا میں اللّٰہ تعالیٰ اس کے دل پر کفر و گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے اور ایسے شخص کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ

فِطْرَتَ اللّٰهِ (1)	الَّتِیْ	فَطَرَ	النَّاسَ	عَلَیْهَا	لَا تَبْدِیْلَ
اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت (ہے)	وہ جو	اس نے پیدا کیا	لوگوں (کو)	اس پر	نہ تبدیلی کرنا

(یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں

لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لِخَلْقِ اللّٰهِ (2)	ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
اللہ کے بنائے ہوئے میں	یہ	سیدھا دین (ہے)	لیکن	اکثر لوگ

تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾	مُنِیْبِیْنَ	اِلَیْهِ	وَ	اتَّقُوْهُ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ
نہیں جانتے	توبہ کرتے ہوئے	اس کی طرف	اور	ڈرو اس سے	اور	قائم رکھو	نماز

نہیں جانتے ○ اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِیْنَ

وَ	لَا تَكُوْنُوْا	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٣١﴾	مِنَ الَّذِیْنَ
اور	تم نہ ہونا	مشرکوں میں سے	ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

اور مشرکوں میں سے نہ ہونا ○ ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

مشرکوں میں سے نہ ہونے کا حکم

فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

فَرَّقُوْا	دِیْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِیَعًا	كُلُّ حِزْبٍ	بِمَا
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	گروہ گروہ	ہر گروہ	(اس) پر جو

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے۔ ہر گروہ اس پر

1 ..... فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توحید اور دینِ اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان نہ اس دین سے منہ موڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہے اور لوگوں میں سے جو گمراہ ہو گا وہ جنوں اور انسانوں کے شیاطین کے بہکانے سے گمراہ ہو گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: "ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس بچے کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۷، الحدیث: ۱۳۵۸) 2 ..... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم شرک کر کے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی نہ کرو بلکہ اسی دین پر قائم رہو جس پر اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

مصیبت و راحت میں مشرکین کا حال اور انہیں تنبیہ

لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

لَدَیْهِمْ	فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	وَ	اِذَا	مَسَّ	النَّاسَ	ضُرٌّ
اس کے پاس (ہے)	خوش ہو رہے ہیں	اور	جب	پہنچتی ہے	لوگوں (کو)	تکلیف

خوش ہے جو اس کے پاس ہے ○ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ

دَعَوْا	رَبَّهُمْ	مُّنِیْبِیْنَ	اِلَیْهِ	ثُمَّ	اِذَاۤ	اَذَاقَهُمْ
(تو) وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر	جب	وہ چکھاتا ہے انہیں

تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

مِّنْهُ	رَحْمَةً	اِذَا	فَرِیْقٌ	مِّنْهُمْ	بِرَبِّهِمْ
اپنی طرف سے	رحمت	اس وقت	ایک گروہ (کے لوگ)	ان میں سے	اپنے رب کے ساتھ

رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو اس وقت ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا

یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ وقفة

یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾	لِیَكْفُرُوْا	بِمَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	فَتَمَتَّعُوْا
شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	تو تم فائدہ اٹھالو

شریک ٹھہرانے لگتا ہے ○ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں تو فائدہ اٹھالو

وحدانیت کی ایک نقلی دلیل

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ یَتَكَلَّمُ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنًا	فَهُوَ	یَتَكَلَّمُ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	یا، کیا	ہم نے اتاری ہے	ان پر	کوئی دلیل	تو وہ	بتارہی ہے

تو عنقریب تم جان لوگے ○ یا کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ دلیل

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ) نے جس کامل خلقت پر تمہیں پیدا فرمایا ہے تم اس میں تبدیلی نہ کرو۔ 1 ..... اس آیت میں مشرکوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے معبود کے بارے میں اختلاف کر کے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے، ان میں سے ہر گروہ اپنے مذہب پر خوش اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ اسلامی فقہاء کے اختلاف سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونا دین میں اختلاف نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف بھی نفسانیت کی وجہ سے نہیں بلکہ تحقیق کی بنا پر ہے، البتہ اس آیت میں گمراہ فرقے ضرور داخل ہیں خواہ وہ پرانے زمانے کے ہوں یا نئے زمانے کے۔

نعمت ملنے اور آفت پہنچنے پر لوگوں کا حال

بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ

النَّاسَ	اَذَقْنَا	اِذَاۤ	وَ	بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ [1]
لوگوں (کو)	ہم چکھاتے ہیں	جب	اور	انہیں اس (اللہ) کے شریک

انہیں ہمارے شریک بتارہی ہے ○ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا

بِمَا	سَيِّئَةٌ	تُصِبْهُمْ	اِنْ	وَ	بِهَا	فَرِحُوْا	رَحْمَةً
(اس کے) سبب جو	کوئی برائی	پہنچے انہیں	اگر	اور	اس پر	(تو) وہ خوش ہو جاتے ہیں	رحمت

دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

رزق کی وسعت اور تنگی قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶ اَوَ لَمْ يَرَوْا

اَوَ لَمْ يَرَوْا	يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶ [2]	هُمْ	اِذَا	اَيْدِيْهِمْ	قَدَّمَتْ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	ناامید ہو جاتے ہیں	وہ	(تو) اس وقت	ان کے ہاتھوں (نے)	آگے بھیجا

کوئی برائی پہنچے تو اس وقت وہ ناامید ہو جاتے ہیں ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ

يَقْدِرُ	وَ	يَّشَآءُ	لِمَنْ	الرِّزْقَ	يَبْسُطُ	اللّٰهَ	اَنَّ
تنگ کر دیتا ہے	اور	وہ چاہتا ہے	جس کے لئے	رزق	وسیع کر دیتا ہے	اللہ	کہ

کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے،

رشتہ داروں کو ان کا حق دینے کا حکم

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۷ فَاٰتِ

فَاٰتِ	يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۷	لِّقَوْمٍ	لَاٰيٰتٍ	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ
تو تم دو	(جو) ایمان لاتے ہیں	(ان) لوگوں کیلئے	ضرور نشانیاں (ہیں)	اس میں	بیشک

بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ تو رشتے دار کو

[1]..... یعنی کیا ہم نے مشرکوں پر کوئی حجت یا کوئی کتاب اتاری ہے کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتاتی اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے، ان کے پاس اپنے شرک کی نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند بلکہ وہ کسی سند و دلیل کے بغیر ہی ایسا کر رہے ہیں۔

[2]..... اس آیت میں کافروں کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس پر اتراتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ مومن کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اُسے نعمت ملے تو شکر گزاری کرتا اور سختی پہنچے تو رحمتِ الٰہی کا اُمیدوار رہتا ہے۔

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ

ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ	وَ	الْمِسْكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ	ذٰلِكَ
قرابت والے، رشتہ دار (کو)	اس کا حق	اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	یہ

اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	یُرِیْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (1)	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	چاہتے ہیں	اللّٰہ کی رضا	اور	یہ لوگ	وہی

ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللّٰہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ

بارگاہِ الٰہی میں مقبول مال

الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ

الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸	وَ	مَاۤ	اٰتَیْتُمْ	مِّنْ رِّبًا (2)	لِّیَرْبُوَاۡ
کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	تم (لوگوں کو) دو	سود	تاکہ وہ بڑھتا رہے

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو مال تم (لوگوں کو) دو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں

فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ	فَلَا یَرْبُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اٰتَیْتُمْ	مِّنْ زَكٰوةٍ
لوگوں کے مالوں میں	تو وہ نہیں بڑھتا	اللّٰہ کے نزدیک	اور	جو	تم دو	زکوٰۃ

بڑھتا رہے تو وہ اللّٰہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللّٰہ کی رضا چاہتے ہوئے

پیدا کرنے، روزی دینے، مارنے اور زندہ کرنے سے توحید پر استدلال

تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹ اَللّٰهُ الَّذِیْ

تُرِیْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (3)	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹	اَللّٰهُ	الَّذِیْ
چاہتے ہوئے	اللّٰہ کی رضا	تو یہ لوگ	وہی	(اپنے مال) بڑھانے والے (ہیں)	اللّٰہ	جس نے

زکوٰۃ دیتے ہو تو وہی لوگ (اپنے مال) بڑھانے والے ہیں ○ اللّٰہ ہی ہے جس نے

(1) ...رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور صدقہ و خیرات محض اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تو ہی ان پر ثواب ملے گا، اگر نام و نمود یا محض دنیاوی مفاد یا رسم رشتہ داری نبھانے کیلئے ہو تو اس پر کوئی ثواب نہ ملے گا۔ (2) ...اس سے مراد سود ہے یعنی تم قرض دے کر جو سود لیتے اور اپنے مالوں میں اضافہ کرتے ہو وہ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک اضافہ نہیں ہے۔ یا یہاں اس سے وہ تحفے مراد ہیں جو زیادہ ملنے کی نیت سے دیئے جاتے تھے۔ ان پر نہ ثواب ملے گا اور نہ ان میں برکت ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصتاً اللّٰہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوا۔ (3) ...زکوٰۃ و صدقات میں رضائے الٰہی کی نیت کا ذکر فرمایا گیا ہے کیونکہ ثواب اسی نیت کی صورت میں ملتا ہے۔

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	رَزَقَكُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ	هَلْ
پیدا کیا تمہیں	پھر	روزی دی تمہیں	پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	کیا

تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا

مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ	مَّنْ	يَّفْعَلُ	مِنْ ذٰلِكُمْ	مِّنْ شَیْءٍ
تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	کر سکے	ان (کاموں میں) سے	کچھ

تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۠ (۴۰) ظَهَرَ

ع ۳

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ (۴۰)	ظَهَرَ
اسے پاکی (ہے)	اور	وہ بلند و بالا ہے	(ان) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	ظاہر ہو گیا

اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے ○ خشکی اور تری میں

الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِی النَّاسِ

الْفَسَادُ (1)	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	بِمَا	كَسَبَتْ	اَيْدِی النَّاسِ
فساد	خشکی اور تری میں	(اس) کی وجہ سے جو	کمایا	لوگوں کے ہاتھوں (نے)

فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

لِيُذِيْقَهُمْ	بَعْضَ	الَّذِیْ	عَمِلُوْا	لَعَلَّهُمْ
تاکہ اللہ چکھائے انہیں	(اس کے) بعض (کا مزہ)	جو	انہوں نے عمل کئے	تاکہ وہ

تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ

(1) ... فساد سے مراد ہر وہ خرابی اور بگاڑ ہے جس سے انسانی معاشرہ میں امن و سکون تباہ ہو جائے جیسے نعمتوں کا زائل ہونا، آفات و مصائب آنا مثلاً بارشوں کا رک جانا، زمین میں پیداوار نہ ہونا، سمندری طوفانوں اور دریاؤں میں سیلاب آنا، فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہونا، زلزلے آنا، آگ لگ جانا، ڈوب جانا، مال چھن جانا، قتل و غارت گری اور دہشت گردی عام ہونا وغیرہ۔ اس فساد کا بڑا سبب بندوں کے اپنے برے اعمال ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ برے اعمال سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ برے اعمال کے سبب آنے والی آزمائشوں سے بچ سکے۔

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾	قُلْ	سِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
(نافرمانی سے) باز آجائیں	تم کہو	سفر کرو	زمین میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا

باز آجائیں ○ تم فرماؤ: زمین پر چل کر دیکھو کہ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلُ	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾	فَاَقِمْ (1)
ان لوگوں کا انجام جو	(ان سے) پہلے (تھے)	تھے	ان میں اکثر	شرک کرنے والے	تو تم سیدھا کرلو

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ ان میں اکثر لوگ مشرک تھے ○ تو اس دن

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ

وَجْهَكَ	لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَ	يَوْمٌ (2)	لَّا مَرَدَّ
اپنا چہرہ	دینِ مستقیم کے لئے	(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا

کے آنے سے پہلے اپنا منہ دینِ مستقیم کیلئے سیدھا کرلو جس دن کو

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ

لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	يَوْمَئِذٍ	يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾	مَنْ	كَفَرَ
اس کو	اللہ کی طرف سے	اس دن	لوگ الگ الگ ہوجائیں گے	جس نے	کفر کیا

اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے۔ اس دن لوگ الگ الگ ہوجائیں گے ○ جس نے کفر کیا

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

فَعَلَيْهِ	كُفْرُهٗ	وَ	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِاَنْفُسِهِمْ (3)
تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	جس نے	عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی جانوں کیلئے

تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کیلئے

عذاب یافتہ قوموں کے آثار دیکھنے کا حکم

دینِ مستقیم پر قائم رہنے کی ہدایت

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال سے بے نیاز ہے

(1) ...اس کا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، یا یہ معنی ہے کہ دینِ اسلام کو پھیلانے میں مشغول رہیں اور کافروں کے ایمان نہ لانے پر غمزدہ نہ ہوں۔ (2) ...اس سے مراد قیامت کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے اور اس دن حساب کے بعد لوگ یوں الگ الگ ہوجائیں گے کہ جنتی جنت کی طرف اور دوزخی دوزخ کی طرف چلے جائیں گے۔

(3) ...اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے بے نیاز ہے اور ہم اچھا یا برا جو عمل کریں گے اس کا فائدہ یا نقصان ہمیں ہی ہوگا۔

یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾	لِیَجْزِیَ(1)	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
وہ تیاری کر رہے ہیں	تاکہ (اللہ) جزا عطا فرمائے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

تیاری کر رہے ہیں ○ تاکہ اللہ ان لوگوں کو

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	اپنے فضل سے	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	کافروں (کو)	اور

اپنے فضل سے جزا عطا فرمائے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ

مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	اَنْ	یُّرْسِلَ	الرِّیَاحَ	مُبَشِّرٰتٍ	وَّ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	وہ بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری دیتی ہوئی	اور

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے اور

لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ

لِیُذِیْقَكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	لِتَجْرِیَ	الْفُلْكُ	بِاَمْرِهٖ	وَ
تاکہ وہ چکھائے تمہیں	اپنی رحمت سے	اور	تاکہ چلے	کشتی	اس کے حکم سے	اور

تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتی چلے اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَقَدْ

لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ(2)	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾(3)	وَ	لَقَدْ
تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	ضرور بیشک

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اور بیشک

(1) ...بندے کو اس کے نیک اعمال کا صلہ دینا اور نیک اعمال کے بدلے ثواب و جزا دینا اللہ تعالیٰ پر لازم نہیں، وہ نیک لوگوں کو جو بھی اجر عطا فرمائے گا وہ صرف اس کا فضل و کرم ہے۔

(2) ...فضل تلاش کرنے سے مراد رزق تلاش کرنا ہے۔

(3) ...یعنی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا کر اور نیک اعمال کر کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

رحمتِ الٰہی "بارش" کا بیان

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	رُسُلًا (1)	اِلٰى قَوْمِهِمْ	فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	کئی رسول	ان کی قوموں کی طرف	تو وہ لائے ان کے پاس کھلی نشانیاں

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا

فَانْتَقَمْنَا	مِنَ الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	وَ	كَانَ	حَقًّا
پھر ہم نے انتقام لیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	جرم کئے	اور	ہے	لازم

پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا اور مسلمانوں کی مدد کرنا

عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ

عَلَیْنَا	نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	یُرْسِلُ	الرِّیٰحَ
ہمارے (ذمۂ کرم) پر	ایمان والوں کی مدد کرنا	اللہ (ہی ہے)	جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

ہمارے ذمۂ کرم پر ہے ○ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ

فَتُثِیْرُ	سَحَابًا	فَیَبْسُطُهٗ	فِی السَّمَآءِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	وَ
تو وہ ابھارتی (اٹھاتی) ہیں	بادل (کو)	پھر اللہ پھیلا دیتا ہے اسے	آسمان میں	جیسا	وہ چاہتا ہے	اور

تو وہ ہوائیں بادل ابھارتی ہیں پھر اللہ اس بادل کو آسمان میں جیسا چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

یَجْعَلُهٗ	كِسَفًا	فَتَرَى	الْوَدْقَ	یَخْرُجُ	مِنْ خِلٰلِهٖ
(کبھی) کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	تو تو دیکھتا ہے	بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے بیچ میں سے

(کبھی) اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے

(1)...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کفارِ مکہ کو دلائل و براہین کے ساتھ تبلیغ و نصیحت فرماتے اور وہ قبول نہیں کرتے تو اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غم ہوتا تھا، چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں، رسولوں کی تکذیب کرنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا

اِذَا	مِنْ عِبَادِهٖۤ	یَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ	اَصَابَ	فَاِذَآ
(تو) جبھی	اپنے بندوں میں سے	وہ چاہتا ہے	جسے	اس (بارش) کو	وہ پہنچاتا ہے	پھر جب

پھر جب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس تک وہ بارش پہنچاتا ہے تو جبھی

هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ	كَانُوْا	وَاِنْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	هُمْ
ان پر	(بارش کو) اتارے جانے سے پہلے	وہ ہوتے ہیں	اگرچہ	خوش ہو جاتے ہیں	وہ

وہ خوش ہو جاتے ہیں ○ اگرچہ اس بارش کے اتارے جانے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ	فَانْظُرْ (1)	لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾	مِّنْ قَبْلِهٖ
اللہ کی رحمت کے نشانات کی طرف	تو دیکھو	ضرور ناامید ہونے والے (ہوتے ہیں)	اس سے پہلے

وہ بڑے ناامید ہوتے ہیں ○ تو اللہ کی رحمت کے نشانات دیکھو

رحمتِ الٰہی کے آثار میں غور کی ہدایت

كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	اِنَّ	بَعْدَ مَوْتِهَا	الْاَرْضَ	یُحْیِ	كَیْفَ
وہ	بیشک	اس کے مردہ ہونے کے بعد	زمین (کو)	وہ زندہ کرتا ہے	کس طرح

کہ وہ کس طرح زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ

لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

وَ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	هُوَ	وَ	الْمَوْتٰى	لَمُحْیِ
اور	قدرت والا (ہے)	ہر چیز پر	وہ	اور	مردوں (کو)	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)

مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

مصیبت آنے پر لوگوں کی ناشکری

(1) ...یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی رحمت یعنی بارش نازل ہونے پر مرتب ہونے والے نشانات دیکھو کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے، پھر اس سے سبزہ نکلتا ہے، سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں اور پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے جسمانی نظام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے کس طرح خشک زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے اور جس نے خشک زمین کو سرسبز کر دیا وہ بے شک مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اس کی قدرت کے تحت آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

لَئِنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

لَئِنْ	اَرْسَلْنَا	رِیْحًا	فَرَاَوْهُ	مُصْفَرًّا
ضرور اگر	ہم بھیجیں	کوئی ہوا	پھر وہ دیکھیں اس (کھیتی) کو	زرد

اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾	فَاِنَّكَ	لَا تُسْمِعُ	الْمَوْتٰى (1)
(تو) ضرور اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگیں گے	پس بیشک تم	نہیں سنا سکتے	مردوں (کو)

تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ○ پس بیشک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

وَ	لَا تُسْمِعُ	الصُّمَّ	الدُّعَآءَ	اِذَا	وَلَّوْا
اور	نہیں سنا سکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھر جائیں

اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ

مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	مَآ	اَنْتَ	بِهٰدِ	الْعُمْیِ (2)
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	نہ	تم	سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو	اندھوں (کو)

پھریں ○ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ	اِنْ	تُسْمِعُ	اِلَّا	مَنْ	یُّؤْمِنُ
ان کی گمراہی سے	نہیں	تم سنا سکتے	مگر	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے

سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو تو تم اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر

دل کے مردوں اور بہروں کی قبولِ نصیحت سے محرومی

دل کے اندھوں کی حصولِ ہدایت سے محرومی اور اہلِ ایمان کا حال

1 ... یہاں مردوں سے مراد موت کا شکار ہونے والے لوگ نہیں بلکہ مردہ دل کفار مراد ہیں، انہیں مردوں سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جیسے بے جان جسم وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے اسی طرح مردہ دل کفار بھی اس سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے۔ لہٰذا یہ آیت مردوں کے نہ سننے پر بطورِ دلیل پیش کرنا درست نہیں، بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لئے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔

2 ... یہاں بھی اندھوں سے دل کے اندھے مراد ہیں۔

ع۵ | ۷

انسان کے مختلف احوال اور قدرتِ الٰہی

بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیۡ

بِاٰیٰتِنَا (1)	فَهُمۡ	مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیۡ
ہماری آیتوں پر	پھر وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اللّٰہ (ہی ہے)	جس نے

ایمان لاتے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہیں ○ اللّٰہ ہی ہے جس نے

خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً

خَلَقَكُمۡ	مِّنۡ ضُعۡفٍ (2)	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ	قُوَّةً (3)
پیدا کیا تمہیں	کمزور	پھر	اس نے بنائی (تمہارے لیے)	کمزوری کے بعد	قوت

تمہیں کمزور پیدا فرمایا پھر تمہیں کمزوری کے بعد قوت بخشی

قرء حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَةً ؕ

ثُمَّ	جَعَلَ	مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ	ضُعۡفًا	وَّ	شَیۡبَةً
پھر	اس نے بنایا (تمہارے لیے)	قوت کے بعد	کمزوری	اور	بڑھاپا

پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔

یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾

یَخۡلُقُ	مَا	یَشَآءُ	وَ	هُوَ	الۡعَلِیۡمُ	الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	وہی	بڑے علم والا	بڑی قدرت والا (ہے)

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہی علم والا، بڑی قدرت والا ہے ○

دنیا میں ٹھہرنے کے متعلق بروزِ قیامت مجرموں کا قول

وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ۬

وَ	یَوۡمَ	تَقُوۡمُ	السَّاعَةُ	یُقۡسِمُ	الۡمُجۡرِمُوۡنَ
اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(اس دن) قسم کھائیں گے	مجرم

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

(1)۔۔۔ اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دل کے مردوں، بہروں اور اندھوں کو تو نہیں سنا سکتے البتہ آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے والوں کو سنا سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن دل کا زندہ ہے اور وہ سن سکتا ہے۔

(2)۔۔۔ اس سے انسان کی پیدائش اور بچپن کی حالت مراد ہے کیونکہ اس وقت اس کا جسم اور بدن کمزور ہوتا ہے۔

(3)۔۔۔ کمزوری کے بعد قوت دینے سے جوانی کی حالت مراد ہے۔

مَالَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝۵۵

كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝۵۵ (2)	كَذٰلِكَ	غَيْرَ سَاعَةٍ (1)	مَا لَبِثُوْا
وہ پھیرے جاتے تھے	اسی طرح	ایک گھڑی کے سوا	(کہ دنیا یا قبر میں) وہ نہیں رہے

کہ وہ تو صرف ایک گھڑی ہی رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اوندھے جاتے تھے ○

مجرموں کے قول کی تردید

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

لَبِثْتُمْ	لَقَدْ	الْاِيْمَانَ	وَ	الْعِلْمَ (3)	اُوْتُوْا	الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ
تم رہے ہو	ضرور بیشک	ایمان	اور	علم	دیا گیا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	اور

اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا وہ کہیں گے: بیشک اللہ کے لکھے ہوئے میں

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

يَوْمُ الْبَعْثِ	فَهٰذَا	اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مرنے کے بعد اٹھنے کا دن (ہے)	تو یہ	مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک	اللہ کے لکھے ہوئے میں

تم مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہ مرنے کے بعد اٹھنے کا دن ہے

بروزِ قیامت ظالموں کا معافی مانگنا بیکار ہے

وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۵۶ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	لَّا يَنْفَعُ	فَيَوْمَئِذٍ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۵۶	لٰكِنَّكُمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	نفع نہ دے گا	تو اس دن	نہ جانتے تھے	لیکن تم	اور

لیکن تم نہ جانتے تھے ○ تو اس دن ظالموں کو

کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا انجام

ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝۵۷ وَلَقَدْ

لَقَدْ	وَ	يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝۵۷	هُمْ	لَا	وَ	مَعْذِرَتُهُمْ	ظَلَمُوْا
ضرور بیشک	اور	رجوع کا مطالبہ کیا جائے گا	وہ (ان سے)	نہ	اور	ان کا معافی مانگنا	ظلم کیا

ان کا معافی مانگنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے رجوع کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا ○ اور بیشک

1 ...... آخرت کو دیکھ کر مجرموں کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی، اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

2 ...... یعنی جیسے یہ لوگ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے، حق سے پھرتے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے۔

3 ...... یہاں علم والوں سے انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام یا فرشتے مراد ہیں۔

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ لَىٕنْ

لَىٕنْ	وَ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ(1)	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِلنَّاسِ	ضَرَبْنَا
ضرور اگر	اور	ہر (قسم کی) مثال	اس قرآن میں	لوگوں کے لئے	ہم نے بیان کی

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر

جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

اِنْ	كَفَرُوْۤا	الَّذِیْنَ	لَّیَقُوْلَنَّ	جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ
نہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	(تو) ضرور کہیں گے	تم لاؤ ان کے پاس کوئی نشانی

تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یَطْبَعُ	كَذٰلِكَ	مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨	اِلَّا	اَنْتُمْ
اللہ	مہر لگا دیتا ہے	اسی طرح	باطل والے	مگر	تم

نہیں مگر باطل پر ○ اسی طرح اللہ جاہلوں کے دلوں پر مہر

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٩ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

وَعْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	فَاصْبِرْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٩	عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
اللہ کا وعدہ	بیشک	تو تم صبر کرو	علم نہیں رکھتے	ان لوگوں کے دلوں پر جو

لگا دیتا ہے ○ تو صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کی تلقین

حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۝٦٠ ع

لَا یُوْقِنُوْنَ ۝٦٠	الَّذِیْنَ	لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ	وَّ	حَقٌّ
یقین نہیں کرتے	وہ لوگ جو	طیش پر نہ ابھاریں تمہیں	اور	حق (ہے)

سچا ہے اور یقین نہ کرنے والے تمہیں طیش پر نہ ابھاریں ○

ع ٦

(1)...... یعنی ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال بیان فرمادی جس کی انہیں دین و دنیا میں حاجت ہے اور اس میں غور و فکر کرنے والا ہدایت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور مثالیں اس لئے بیان فرمائی گئیں کہ کافروں کو تنبیہ ہو اور انہیں عذاب سے ڈرانا اپنے کمال کو پہنچے، لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کر دیا۔

آیات:34 | رکوع: 04

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآن کی عظمت وشان

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ ۙ هُدًى وَّرَحْمَةً

الٓمّٓ ﴿۱﴾	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً
الٓمّٓ	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	رحمت (ہیں)

الٓمّٓ ○ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ نیکوں کیلئے

نیک لوگوں کی صفات اور ان کا صلہ

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ (1)	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ (2)	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ
نیکوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور

ہدایت اور رحمت ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ ؕ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾	اُولٰٓىٕكَ	عَلٰى هُدًى	مِّنْ رَّبِّهِمْ (3)
وہ	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	ہدایت پر (ہیں)	اپنے رب کی طرف سے

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں

1 ..... قرآنِ مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے البتہ یہاں نیک لوگوں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ہدایت ورحمت سے یہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ 2 ..... نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور آخرت پر یقین رکھنا نیک لوگوں کے اوصاف ہیں، لہٰذا مبارک ہیں وہ بندے جو ان اوصاف کو اختیار کر کے حقیقی کامیابی پانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ 3 ..... ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور جب تک وہ کسی کو ہدایت نہ دے تب تک کوئی ہدایت نہیں پاسکتا، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا اور نیک اعمال کی توفیق مانگتا رہے۔

کامیاب لوگ

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

مَنْ	مِنَ النَّاسِ	وَ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ	وَ
(کوئی وہ ہے) جو	لوگوں میں سے	اور	کامیاب ہونے والے (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اور

اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور کچھ لوگ

یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ

وَّ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لِیُضِلَّ	لَهْوَ الْحَدِیْثِ (2)	یَّشْتَرِیْ (1)
اور	علم کے بغیر	اللہ کی راہ سے	تاکہ وہ گمراہ کردے	کھیل کی باتیں	خریدتا ہے

کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکادیں اور

کفار کا قرآن سنتے وقت رویہ

یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶	لَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	هُزُوًا	یَتَّخِذَهَا
جب	اور	ذلیل کرنے والا عذاب (ہے)	ان کے لیے	یہ لوگ	ہنسی مذاق	بنالے اسے

انہیں ہنسی مذاق بنالیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

كَاَنْ	مُسْتَكْبِرًا	وَلّٰى	اٰیٰتُنَا	عَلَیْهِ	تُتْلٰى
گویا کہ	تکبر کرتے ہوئے	(تو) وہ پھر جاتا ہے	ہماری آیتیں	اس پر	پڑھی جاتی ہیں

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا پھر جاتا ہے جیسے

لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ

فَبَشِّرْهُ	وَقْرًا	فِیْۤ اُذُنَیْهِ	كَاَنَّ	لَّمْ یَسْمَعْهَا
تو خوشخبری دے دو اسے	بوجھ (ہے)	اس کے کانوں میں	گویا کہ	اس نے نہیں سنا ان (آیات) کو

اس نے ان (آیات) کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو اسے دردناک عذاب کی

1 ... یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، یہ عجمی لوگوں کی قصے کہانیوں پر مشتمل کتابیں خریدتا اور قریش کو سنا کر کہا کرتا تھا کہ محمد (مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمہیں عاد اور ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم، اسفند یار اور ایران کے شہنشاہوں کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ... لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ اس میں بے مقصد و بے اصل اور جھوٹے قصے، کہانیاں، افسانے، جادو، ناجائز لطیفے اور گانا بجانا وغیرہ سب داخل ہے۔ اس قسم

باعمل مسلمانوں کا صلہ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾
اچھے، نیک	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	دردناک عذاب کی

خوشخبری دے دو ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ

وَ	حَقًّا	وَعْدَ اللّٰهِ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾	لَهُمْ
اور	سچا	اللہ کا وعدہ (ہے)	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نعمتوں کے باغات (ہیں)	ان کے لیے

ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ○ ہمیشہ ان میں رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور

قدرتِ الٰہی کی بے ستون پر چار دلائل

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ

بِغَیْرِ عَمَدٍ[1]	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾	الْعَزِیْزُ	هُوَ
(ان) ستونوں کے بغیر	آسمانوں (کو)	اس نے بنایا	حکمت والا (ہے)	عزت والا	وہی

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اس نے آسمانوں کو ان ستونوں کے بغیر بنایا

تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

اَنْ	رَوَاسِیَ	فِی الْاَرْضِ	اَلْقٰى	وَ	تَرَوْنَهَا
کہ	(پہاڑوں کے) لنگر	زمین میں	اس نے ڈال دیئے	اور	جنہیں تم دیکھ سکو

جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں لنگر ڈال دیئے تا کہ

تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ

وَ	مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ	فِیْهَا	بَثَّ	وَ	بِكُمْ	تَمِیْدَ
اور	ہر (قسم کے) جانور	اس میں	پھیلائے	اور	تمہارے ساتھ	حرکت (نہ) کرتی رہے

زمین تمہیں لے کر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

(پچھلے صفحے کا بقیہ) کے آلاتِ لھو و لعب کو بیچنا، خریدنا دونوں ممنوع ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ہر وہ بات جو اللہ کے راستے سے غافل کر کے ممنوعہ کام کی طرف لے جائے وہ لہو الحدیث ہے اور گانا بھی اسی قسم سے ہے۔(تفسیر ثعلبی، لقمان، تحت الآیۃ: ۶، ۷/۳۱۰)

[1] آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بنانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کوئی ستون ہے ہی نہیں اور تمہاری نظر خود اس چیز کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمانوں کے ستون تو ہیں لیکن وہ ایسے نہیں جنہیں تم دیکھ سکو اس لئے وہ گویا ایسا ہے جیسے ستونوں کے بغیر ہی بنا ہوا ہے۔

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰

اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰
ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو اگایا	اس (زمین) میں	ہر نفیس (قسم کا) جوڑا

ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر نفیس قسم کا جوڑا اگایا○

مشرکین سے ایک سوال

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ

هٰذَا	خَلْقُ اللّٰهِ	فَاَرُوْنِیْ	مَاذَا	خَلَقَ	الَّذِیْنَ
یہ	اللہ کا بنایا ہوا (ہے)	تو (اے مشرکو) دکھاؤ مجھے	کیا	پیدا کیا	انہوں نے جو

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرکو!) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا

ع

حضرت لقمان کو عطائے حکمت اور شکر کی تاکید

مِنْ دُوْنِهٖؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۠ ۝۱۱ وَ لَقَدْ

مِنْ دُوْنِهٖ	بَلِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۱	وَ	لَقَدْ
اس کے سوا (تمہارے معبودوں)	بلکہ	ظالم	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک

اوروں نے بنائی ہو بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور بیشک

اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ

اٰتَیْنَا	لُقْمٰنَ (1)	الْحِكْمَةَ	اَنِ	اشْكُرْ	لِلّٰهِ	وَ	مَنْ	یَّشْكُرْ
ہم نے عطا کی	لقمان (کو)	حکمت	کہ	شکر ادا کر	اللہ کا	اور	جو	شکر کرتا ہے

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو شکر ادا کرے

شکر کا فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

فَاِنَّمَا	یَشْكُرُ	لِنَفْسِهٖ (2)	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لیے	اور	جس نے	ناشکری کی	تو بیشک	اللہ

تو وہ اپنی ذات کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ

(1)...... حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نبی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت کا عام معنی عقل اور فہم و فراست ہے اور قرآن کریم میں اس کے علاوہ معانی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے علم، حلم و بردباری، نبوت اور رائے کی درستی۔ علماء نے اس کی بہت سی تعریفات بھی کی ہیں، ایک تعریف یہ ہے کہ حکمت وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ عقل میں رکھ دیتا ہے جس سے عقل ایسے روشن ہو جاتی ہے جیسے نگاہ روشن ہوتی ہے اور وہ دیکھی جانے والی چیز کو پالیتی ہے۔ اس کے حصول کا ایک عمدہ طریقہ علم پر عمل کرنا ہے۔ (2)...... یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا فائدہ اور ناشکری کا وبال بندے کو ہی ہو گا اللہ تعالیٰ

حضرت لقمان کی بیٹے کو شرک سے بچنے کی نصیحت

غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ

غَنِیٌّ	حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	لُقْمٰنُ	لِابْنِهٖ	وَ
بے پرواہ	حمد کے لائق (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	کہا	لقمان (نے)	اپنے بیٹے سے	اور

بے پرواہ ہے، حمد کے لائق ہے ○ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے

هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ

هُوَ	یَعِظُهٗ	یٰبُنَیَّ	لَا تُشْرِكْ	بِاللّٰهِ	اِنَّ	الشِّرْكَ
وہ	نصیحت کر رہا تھا اسے	اے میرے بیٹے	تم شریک نہ ٹھہرانا	اللہ کا	بیشک	شرک

فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک

اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر ادا کرنے کی تاکید

لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ

لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾	وَ	وَصَّیْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَیْهِ
یقیناً بڑا ظلم (ہے)	اور	ہم نے تاکید فرمائی	آدمی (کو)	اس کے ماں باپ کے بارے میں

یقیناً بڑا ظلم ہے ○ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ

حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ	وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ (۱)	وَّ
پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	کمزوری پر کمزوری (برداشت کرتے ہوئے)	اور

اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور

فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ

فِصٰلُهٗ	فِیْ عَامَیْنِ	اَنِ	اشْكُرْ	لِیْ	وَ	لِوَالِدَیْكَ (۲)
اس کا دودھ چھڑانا	دو سال میں (ہے)	کہ	شکر ادا کرو	میرا	اور	اپنے ماں باپ کا

اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے شکر اور ناشکری سے بے پرواہ ہے۔ (1) ......ماں اپنی اولاد کیلئے تین ایسی مشقتیں برداشت کرتی ہے جو یقیناً باپ نہیں کرتا، کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے بچے کو دورانِ حمل پیٹ میں اٹھائے رکھنا، بچہ جننا اور پھر دودھ پلانا۔ اسی لئے ماں کو باپ پر تین درجے فضیلت حاصل ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی: میری اچھی خدمت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا "تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا "تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا "تمہارا باپ۔ (صحیح بخاری، ۴/۹۳، الحدیث: ۵۹۷۱) (2) ...... اس سے معلوم ہوا کہ والدین کا مقام

النصف

شرک میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت اور حکم دیا گیا

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ

اِلَیَّ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾	وَ	اِنْ	جَاهَدٰكَ	عَلٰۤى اَنْ
میری ہی طرف	لوٹنا (ہے)	اور	اگر	وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	(اس بات) پر کہ

میری ہی طرف لوٹنا ہے ○ اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ

تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ

تُشْرِكَ	بِیْ	مَا	لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ (1)
تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم

تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ

فَلَا تُطِعْهُمَا (2)	وَ	صَاحِبْهُمَا	فِی الدُّنْیَا	مَعْرُوْفًا	وَّ	اتَّبِعْ
تو تم بات نہ ماننا ان کی	اور	ساتھ دے ان کا	دنیا میں	اچھی طرح	اور	پیروی کر

تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف

سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

سَبِیْلَ	مَنْ	اَنَابَ	اِلَیَّ	ثُمَّ	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ
(اس کے) راستے (کی)	جس نے	رجوع کیا	میری طرف	پھر	میری طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)

رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے

بیٹے سے متعلق حضرت لقمان کی نصیحتیں

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ

فَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾	یٰبُنَیَّ	اِنَّهَاۤ
تو میں بتادوں گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	اے میرے بیٹے	بیشک وہ (برائی)

تو میں تمہیں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے میرے بیٹے!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انتہائی بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ بندے کے والدین کا ذکر فرمایا اور ایک ساتھ دونوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا، اب اگر کوئی بد قسمت اپنے والدین کی خدمت نہ کرے اور انہیں تکلیفیں دے تو یہ اس کی بد نصیبی اور محرومی ہے۔ 1 ... اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے، ہو ہی نہیں سکتا، لہٰذا جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کہے گا تو وہ بے علمی ہی سے کہے گا۔ 2 ... والدین کی خدمت اگرچہ عظیم چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے معاملے میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جائے گا اور اسی کی اطاعت کی جائے گی، لہٰذا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک

اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ

اِنْ	تَكُ	مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	فَتَكُنْ	فِیْ صَخْرَةٍ	اَوْ	فِی السَّمٰوٰتِ
اگر	ہو	رائی کے دانے کے برابر	پھر وہ ہو	پتھر کی چٹان میں	یا	آسمانوں میں

برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں

اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝۱۶

اَوْ	فِی الْاَرْضِ	یَاْتِ بِهَا(1)	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَطِیْفٌ	خَبِیْرٌ ۝۱۶
یا	زمین میں	لے آئے گا اسے	اللہ	بیشک	اللہ	ہر باریکی کا جاننے والا	خبردار (ہے)

یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ○

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ

یٰبُنَیَّ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	وَاْمُرْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَانْهَ
اے میرے بیٹے	قائم رکھ	نماز	اور حکم دے	اچھی بات کا	اور منع کر

اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	اصْبِرْ	عَلٰی	مَاۤ	اَصَابَكَ	اِنَّ	ذٰلِكَ
بری بات سے	اور	صبر کر	(اس) پر	جو	مصیبت آئے تجھے	بیشک	یہ

منع کر اور تجھے جو مصیبت آئے اس پر صبر کر، بیشک یہ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷ ج وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷	وَ	لَا تُصَعِّرْ(2)	خَدَّكَ	لِلنَّاسِ	وَ
ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	ٹیڑھا نہ کر	اپنا رخسار	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اور

ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور

نماز، تبلیغ اور صبر سے متعلق نصیحت

دوسروں کو حقیر نہ جاننے اور اکڑ کر چلنے سے متعلق نصیحت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور کفر کرنے کا حکم دیں تو ان کا یہ حکم نہیں مانا جائے گا، اسی طرح اگر وہ کسی فرض و واجب مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کو چھوڑنے کا کہیں یا داڑھی منڈانے یا کسی گناہ کا کہیں تو ان کا حکم ماننے کی اجازت نہیں۔ 1..... اس آیت میں ہم سب کیلئے عبرت ہے کہ ہمارا معمولی سے معمولی عمل بھی بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور ہمیں اس کا حساب دینا ہوگا۔ 2..... امیر و غریب کسی شخص کو حقیر نہیں جاننا چاہئے بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور اچھے انداز میں بات چیت کرنا چاہئے۔ غریبوں کو حقیر جان کر ان سے منہ موڑنا اور حقارت آمیز انداز میں گفتگو کرنا، اسی طرح امیروں کو نگاہِ حقارت سے دیکھنا سب تکبر

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ

لَا تَمْشِ	فِی الْاَرْضِ	مَرَحًا (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ
نہ چل	زمین میں	اکڑتے ہوئے	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا

زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ کو ہر اکڑنے والا،

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ (2)	وَ	اقْصِدْ	فِیْ مَشْیِكَ	وَ	اغْضُضْ
ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)	اور	درمیانی صورت اختیار کر	اپنی چال میں	اور	پست رکھ

تکبر کرنے والا ناپسند ہے ○ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز

درمیانی چال چلنے اور آواز پست رکھنے کی نصیحت

مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۠﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا

ع ۲ ۸ ۱۱

مِنْ صَوْتِكَ	اِنَّ	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ	لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ (3)	اَلَمْ تَرَوْا
اپنی آواز	بیشک	آوازوں میں سب سے بری	ضرور گدھے کی آواز (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا

کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا

اَنَّ	اللّٰهَ	سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
کہ	اللہ (نے)	کام میں لگا رکھا ہے	تمہارے لیے	(ان چیزوں کو) جو	آسمانوں میں	اور	جو

کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کو

قدرت اور وحدانیت الٰہی پر دلالت کرنے والی نعمتیں

فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَ

فِی الْاَرْضِ	وَ	اَسْبَغَ	عَلَیْكُمْ	نِعَمَهٗ	ظَاهِرَةً	وَّ	بَاطِنَةً	وَ
زمین میں (ہیں)	اور	اس نے پوری کردیں	تم پر	اپنی نعمتیں	ظاہری	اور	باطنی	اور

اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کردیں اور

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مشرکین کی بے علم بحث

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) کی علامات ہیں، ان سے ہر ایک کو بچنا چاہیے۔ 1 ..... اکڑ کر چلنا انتہائی مذموم ہے۔ حدیث پاک میں ہے "جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور اکڑ کر چلتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ (مسند امام احمد، ۲/۴۶۱، الحدیث: ۶۰۰۲) 2 ..... اندرونی عظمت پر اکڑنا فخر ہے جیسے علم، حسن، نسب وغیرہ اور بیرونی عظمت پر اکڑنا اختیال ہے جیسے مال، جائیداد، لشکر، نوکر چاکر وغیرہ۔ 3 ..... ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرکے اور چلا چلا کر گفتگو کرنا ایک ناپسندیدہ فعل ہے اور اس کی مذمت کے لئے اسے گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

بے دلیل بحث کرنے والوں کی اندھی تقلید

مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یُّجَادِلُ	فِی اللّٰهِ [1]	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللّٰہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

کچھ لوگ اللّٰہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ (انہیں) نہ علم ہے اور نہ

لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝۲۰ وَ اِذَا قِیْلَ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝۲۰	وَ	اِذَا	قِیْلَ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت، عقل (ہے)	اور	نہ	کوئی روشن کتاب	اور	جب	کہا جائے

عقل اور نہ کوئی روشن کتاب ○ اور جب ان سے کہا جائے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ
ان سے	تم پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا	اللّٰہ (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بلکہ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللّٰہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ

نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ

نَتَّبِعُ	مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ
ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جس پر ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	شیطان بلا رہا ہو انہیں

ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ شیطان ان کو

مخلص اور نیک مومن کو بشارت

اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝۲۱ وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝۲۱	وَ	مَنْ	یُّسْلِمْ	وَجْهَهٗۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ
عذابِ دوزخ کی طرف	اور	جو	جھکا دے	اپنا منہ	اللّٰہ کی طرف	اور

عذابِ دوزخ کی طرف بلا رہا ہو ○ تو جو اپنا منہ اللّٰہ کی طرف جھکا دے اور

[1] ...... یہ آیت ان کفار کی مذمت میں نازل ہوئی جو بے علم اور جاہل ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ذات و صفاتِ الٰہی کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ فی زمانہ میڈیا پر لوگوں نے سیاست و ریاست کے ہر مسئلے پر کلام کرنے کو اپنا حق سمجھنے کی طرح دین، اسلام، قرآن، ایمان، آخرت اور خدا کے بارے میں بھی بغیر علم و مطالعہ و سمجھ کے کلام کرلینے کو آسان سمجھ لیا ہے۔ یہ بہت خطرناک روش ہے۔ سیاست وغیرہ میں لوگ مختلف نکتہ ہائے نظر رکھ سکتے ہیں لیکن عقائد اور دین کا معاملہ ایسا نہیں ہے، وہاں متعین طور پر وہی عقیدہ رکھنا فرض ہے جو قرآن و حدیث میں آیا ہے اور جسے امتِ مسلمہ کی

هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

هُوَ	مُحْسِنٌ (۱)	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	وَ	اِلَى اللّٰهِ
وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	تو بیشک	اس نے تھام لیا	مضبوط سہارے کو	اور	اللہ ہی کی طرف (ہے)

وہ نیک ہو تو بیشک اس نے مضبوط سہارا تھام لیا اور سب کاموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ

کافروں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَلَا يَحْزُنْكَ	كُفْرُهٗ
تمام کاموں کا انجام	اور	جس نے	کفر کیا	تو غمگین نہ کرے تجھے	اس کا کفر

اللہ ہی کی طرف ہے ○ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔

اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ

اِلَيْنَا	مَرْجِعُهُمْ	فَنُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا
ہماری ہی طرف	انہیں پھرنا (ہے)	تو ہم بتادیں گے انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے

انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے تو ہم انہیں بتادیں گے جو انہوں نے کیا ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾	نُمَتِّعُهُمْ	قَلِيْلًا
بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (بات) کو	ہم فائدہ اٹھانے دیں گے انہیں	کچھ

بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ ہم انہیں کچھ فائدہ اٹھانے دیں گے

ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

خالقِ کائنات سے متعلق مشرکین کا اقرار

ثُمَّ	نَضْطَرُّهُمْ	اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ
پھر	مجبور کریں گے انہیں	سخت عذاب کی طرف	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے

پھر انہیں سخت عذاب کی طرف مجبور کریں گے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اکثریت نے اپنایا ہے۔

1 آخرت میں اچھی جزا پانے کے لئے صحیح ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، لہٰذا جو ایمان والا نہیں اس کا کوئی بھی عمل صالح نہیں اور جو صحیح ایمان لانے کے بعد نیک عمل نہیں کر رہا وہ خود کو خطرے پر پیش کر رہا ہے کیونکہ برے اعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

ایک مثال کے ذریعے عظمتِ الٰہی کی وضاحت

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ
کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللّٰہ (نے)	تم کہو

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے : ”اللّٰہ نے“ تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۲۵ لِلّٰهِ مَا

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۲۵	لِلّٰهِ	مَا
تمام تعریفیں	اللّٰہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اللّٰہ ہی کا (ہے)	جو کچھ

تمام تعریفیں اللّٰہ کے لئے ہیں بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اللّٰہ ہی کا ہے جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝۲۶ وَ لَوْ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ ۝۲۶	وَ	لَوْ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	بیشک	اللّٰہ	وہی	بے پرواہ	تعریف کے لائق (ہے)	اور	اگر

آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللّٰہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے ○ اور

اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ

اَنَّ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ شَجَرَةٍ	اَقْلَامٌ (1)	وَّ	الْبَحْرُ
یہ کہ	جتنے	زمین میں (ہیں)	درخت	(وہ بن جاتے) قلمیں	اور	سمندر (ان کی سیاہی)

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جاتے اور سمندر (ان کی سیاہی، پھر)

یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ

یَمُدُّهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	مَّا نَفِدَتْ	كَلِمٰتُ اللّٰهِ
(پھر) مزید بڑھادیتے اس (پہلی سیاہی) کو	اس کے بعد	سات سمندر	(تو بھی) ختم نہ ہوتیں	اللّٰہ کی باتیں

اس کے بعد اس (پہلی سیاہی) کو سات سمندر مزید بڑھادیتے تو بھی اللّٰہ کی باتیں ختم نہ ہوتیں

(1)…اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعے اپنی عظمت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ساری زمین میں موجود تمام درختوں کو قلمیں بنادیا جائے جو کھربوں سے بھی کھربوں گنا زیادہ ہوں گی اور لکھنے کے لئے سمندر بلکہ سات سمندروں کو سیاہی بنالیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت مثلاً علم، قدرت، صفات کو لکھا جانے تو سارے قلم اور سمندر ختم ہو جائیں لیکن عظمتِ الٰہی کے کلمات ختم نہ ہوں کیونکہ سمندر سات ہوں یا کروڑوں، جتنے بھی ہوں بہر حال وہ محدود ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی انتہاء ہے جبکہ عظمتِ الٰہی کی کوئی انتہاء نہیں، تو متناہی چیز غیر متناہی کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی۔

بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کا بیان

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

لَا	وَ	خَلْقُكُمْ	مَا	حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾	عَزِیْزٌ	اللّٰهَ	اِنَّ
نہیں	اور	تمہیں پیدا کرنا	نہیں	حکمت والا (ہے)	عزت والا	اللہ	بیشک

بیشک اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ○ تم سب کا پیدا کرنا اور

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾

بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾	سَمِیْعٌۢ	اللّٰهَ	اِنَّ	كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ(1)	اِلَّا	بَعْثُكُمْ
جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	بیشک	ایک جان جیسا	مگر	تمہیں (قیامت میں) اٹھانا

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

وحدانیتِ باری تعالیٰ کے آفاقی دلائل کی طرف اشارہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ

وَ	فِی النَّهَارِ	الَّیْلَ	یُوْلِجُ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَلَمْ تَرَ
اور	دن میں	رات (کو)	داخل کر دیتا ہے	اللہ	کہ	کیا تم نے نہ دیکھا

اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور

یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۫

الْقَمَرَ	وَ	الشَّمْسَ	سَخَّرَ	وَ	فِی الَّیْلِ	النَّهَارَ	یُوْلِجُ
چاند (کو)	اور	سورج	اس نے کام میں لگا دیا	اور	رات میں	دن (کو)	داخل کر دیتا ہے

دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا،

كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهَ	اَنَّ	وَّ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى(2)	یَّجْرِیْۤ	كُلٌّ
تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	اللہ	یہ کہ	اور	ایک مقررہ مدت تک	چلتا ہے	ہر ایک

ہر ایک ایک مقررہ مدت تک چلتا ہے اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے

1 ...اس آیت میں کفارِ مکہ سے فرمایا گیا کہ تم سب کو پیدا کرنا اور بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اللہ تعالیٰ کیلئے ایک جان کو پیدا کرنے کے برابر ہے۔

2 ...مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے یا یہ مراد ہے کہ سورج اور چاند اپنے اپنے معین اوقات تک چلتے ہیں جیسے سورج سال کے آخر تک اور چاند مہینے کے آخر تک چلتا ہے۔

نظامِ کائنات کا تسلسل توحیدِ باری تعالیٰ کی دلیل ہے

خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
خبردار (ہے)	یہ	(اس) لئے ہے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جن کی

خبردار ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ

یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	الْبَاطِلُ (1)	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِیُّ
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(وہ سب) باطل (ہیں)	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بلندی والا

لوگ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلندی والا،

وحدانیتِ باری تعالیٰ کی ایک اور دلیل

الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	الْفُلْكَ	تَجْرِیْ	فِی الْبَحْرِ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	کشتی	چلتی ہے	دریا میں	اللہ کے فضل سے

بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ دریا میں کشتی اللہ کے فضل سے چلتی ہے

لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

لِیُرِیَكُمْ	مِّنْ اٰیٰتِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
تاکہ وہ دکھائے تمہیں	اپنی کچھ نشانیاں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے بیشک اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے،

سمندری طوفان میں مبتلا ہونے اور نجات پانے پر کفار کا حال

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	غَشِیَهُمْ	مَّوْجٌ
ہر بڑے صبر کرنے والے بڑے شکر گزار کیلئے	اور	جب	ڈھانپ لیتی ہے انہیں	کوئی موج

بڑے شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب پہاڑوں جیسی کوئی موج ان پر

1 ...اللہ تعالیٰ نے لفظ "مَا" ذکر فرمایا ہے اور یہ عربی زبان میں بے عقل چیزوں کے لئے آتا ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ جن پتھروں اور درختوں وغیرہ بے جان چیزوں کو لوگ پوجتے ہیں وہ باطل ہیں لہٰذا بعض کفار اگرچہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں تو ان کی پوجا باطل ہے مگر ان بزرگوں کو باطل نہیں کہا جاسکتا، وہ بالکل حق ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور قیامت سے ڈرنے کا حکم

كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬

الدِّيْنَ	لَهُ	مُخْلِصِيْنَ	اللّٰهَ (1)	دَعَوُا	كَالظُّلَلِ
دین	اس کے لیے	خالص کرتے ہوئے	اللہ (کو)	(تو) وہ پکارتے ہیں	پہاڑوں جیسی

آپڑتی ہے تو اللہ ہی پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسے پکارتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

مُّقْتَصِدٌ	فَمِنْهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	نَجّٰىهُمْ	فَلَمَّا
اعتدال پر رہنے والا (ہوتا ہے)	تو ان میں کوئی	خشکی کی طرف	(اللہ) بچالاتا ہے انہیں	پھر جب

پھر جب (اللہ) انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو ان میں کوئی (ہی) اعتدال پر رہتا ہے

وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾	اِلَّا	بِاٰيٰتِنَاۤ	مَا يَجْحَدُ	وَ
لوگو	اے	ہر بڑا بے وفا، ناشکرا	مگر	ہماری آیتوں کا	انکار نہیں کرے گا	اور

اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر بڑا بے وفا، ناشکرا ہی کرے گا ○ اے لوگو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ

وَالِدٌ	لَّا يَجْزِيْ	يَوْمًا	اخْشَوْا	وَ	رَبَّكُمْ	اتَّقُوْا
کوئی والد	کام نہ آئے گا	(اس) دن (کا جس میں)	خوف کرو	اور	اپنے رب (سے)	ڈرو

اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے

عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

عَنْ وَّالِدِهٖ	جَازٍ	هُوَ	مَوْلُوْدٌ	لَا	وَ	عَنْ وَّلَدِهٖ (2)
اپنے والد سے (کو)	کچھ نفع دینے والا (ہوگا)	وہ	کوئی بچہ	نہ	اور	اپنی اولاد سے (کے)

کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا

1 ..... صرف مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور آرام میں بھول جانا کافروں کا عمل ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔

2 ..... قیامت کے دن عقیدے کی درستی کے بغیر نہ باپ اپنی اولاد کو، نہ اولاد اپنے باپ کو بلکہ کوئی بھی کسی کو نفع نہ دے سکے گا، ہاں عقیدہ درست ہو تو نیک دوست، نیک والدین، نیک اولاد سب کی طرف سے فائدہ متوقع ہے۔

شَیْــًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ

شَیْــًٔا	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
کچھ	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	دنیا کی زندگی	اور

ہو گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور

لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

لَا یَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ (1)
ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں	اللہ (کے علم) پر	بڑا دھوکا دینے والا	بیشک	اللہ	اسی کے پاس (ہے)

ہرگز بڑا دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے ○ بیشک قیامت کا علم

پانچ اُمورِ غیبیہ کا بیان

عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ

عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ	یُنَزِّلُ	الْغَیْثَ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی الْاَرْحَامِ
قیامت کا علم	اور	وہ اتارتا ہے	بارش	اور	جانتا ہے	جو کچھ	ماؤں کے پیٹوں میں (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ

وَ	مَا تَدْرِیْ	نَفْسٌ	مَّاذَا	تَكْسِبُ	غَدًا	وَ	مَا تَدْرِیْ
اور	نہیں جانتی	کوئی جان	کیا	وہ کمائے گی	کل	اور	نہیں جانتی

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص

نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

نَفْسٌ	بِاَیِّ اَرْضٍ	تَمُوْتُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾
کوئی جان	کس زمین میں	وہ مرے گی	بیشک	اللہ	علم والا	خبردار (ہے)

نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا، خبردار ہے ○

(1)...... قیامت کا علم، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے، بندہ کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا، ان پانچوں امور کے بارے میں ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بطورِ معجزہ اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بطورِ کرامت ان امور کی خبریں عطا ہوتی ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے، لہٰذا اس آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا اور اس کے یہ معنی مراد لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا، محض غلط اور بیسیوں احادیث و آیات و واقعاتِ بزرگانِ دین کے خلاف ہے۔

آیات:30 | رکوع: 03

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللّٰه	نام سے (شروع)

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

فِيْهِ	رَيْبَ	لَا	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	الٓمّٓ ﴿۱﴾
اس میں	کوئی شک	نہیں	کتاب کا اتارنا	الٓمّٓ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ کتاب کا اتارنا بیشک

قرآن یقینی طور پر اللہ کا کلام ہے

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ

افْتَرٰىهُ (1)	يَقُوْلُوْنَ	اَمْ	مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾
اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو	وہ کہتے ہیں	کیا	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے ﴿۲﴾ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس نبی نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

قَوْمًا	لِتُنْذِرَ	مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	هُوَ	بَلْ
(ان) لوگوں (کو)	تاکہ تم ڈر سناؤ	تمہارے رب کی طرف سے	حق (ہے)	وہی	(ایسا ہرگز نہیں) بلکہ

بلکہ یہی تمہارے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈر سناؤ

قرآن پر اعتراض کا جواب اور نزولِ قرآن کا مقصد

(1)...... جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآنِ پاک لے کر نازل ہوئے تو کفارِ قریش نے اس کا انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ کتاب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پاس سے بنالی ہے، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ کیا مشرکین یہ کہتے ہیں کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اس لئے نازل ہوا تاکہ جن لوگوں کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا آپ انہیں اس امید پر عذابِ الٰہی سے ڈرائیں کہ وہ گمراہی سے نجات پاجائیں۔

اوصافِ باری تعالیٰ اور کفار کو تنبیہ

مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝۳

مَّاۤ اَتٰىهُمْ(1)	مِّنْ نَّذِیْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ۝۳
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تا کہ وہ	ہدایت پائیں

جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر (ڈراؤ) کہ وہ ہدایت پائیں ○

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے

مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

مَا	بَیْنَهُمَا	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰى
جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

سب کچھ چھ دن میں بنایا پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

عَلَى الْعَرْشِ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا
عرش پر	نہیں	تمہارے لیے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ

استواء فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اس کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں اور نہ

ہر کام کی تدبیر فرمانے اور بارگاہِ الٰہی میں اعمال کی پیشی کا بیان

شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ

شَفِیْعٍ(2)	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴	یُدَبِّرُ	الْاَمْرَ
کوئی سفارش کرنے والا	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	وہ تدبیر فرماتا ہے	ہر کام (کی)

کوئی سفارش کرنے والا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟○ وہ آسمان سے زمین تک

1 ... ان لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں۔ اہلِ عرب کے لئے اس زمانے کی مدت حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک تھی اور دیگر لوگوں کے لئے وہ زمانہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ 2 ... یہاں کفار سے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمہیں کوئی مددگار ملے گا، نہ کوئی سفارشی، تو کیا تم اللہ تعالیٰ کی کھینچی ہوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

مِنَ السَّمَآءِ	اِلَى الْاَرْضِ	ثُمَّ	يَعْرُجُ	اِلَيْهِ	فِيْ يَوْمٍ(1)
آسمان سے	زمین تک	پھر	(ہر کام) بلند ہوگا (لوٹے گا)	اسی کی طرف	(اس) دن میں

(ہر) کام کی تدبیر فرماتا ہے پھر (ہر کام) اُس دن میں اسی کی طرف رجوع کرے گا

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥ ذٰلِكَ

كَانَ	مِقْدَارُهٗۤ	اَلْفَ سَنَةٍ	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ۝٥	ذٰلِكَ
ہے	اس کی مقدار	ایک ہزار سال	(اس) سے جو	تم گنتے ہو	یہ (ہے اللہ)

جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے ۝ یہ ہے (اللہ)

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ(2)	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ۝٦	الَّذِيْۤ	اَحْسَنَ
ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا	عزت والا	رحمت والا	جس نے	بہت اچھا بنایا

ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا، عزت والا، رحمت والا ۝ وہ جس نے

تخلیقِ انسان کی ابتدا اور مختلف مراحل کا بیان

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝٧

كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقَهٗ	وَ	بَدَاَ	خَلْقَ الْاِنْسَانِ	مِنْ طِيْنٍ ۝٧
ہر چیز (کو)	جسے اس نے پیدا کیا	اور	اس نے ابتدا کی	انسان کی پیدائش (کی)	مٹی سے

جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی ۝

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٨ ثُمَّ

ثُمَّ	جَعَلَ	نَسْلَهٗ	مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٨	ثُمَّ
پھر	اس نے بنائی	اس (انسان) کی نسل	ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے	پھر

پھر اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصے سے بنائی ۝ پھر

❶...... اس سے مراد قیامت کا دن ہے، اس کی درازی سے متعلق قرآنِ مجید میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں (1) یہ ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ (2) پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ بعض کافروں کے لئے اس دن کی درازی شدّت کے اعتبار سے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ ❷...... "عالمُ الغیب" اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، مخلوق میں کسی کو بھی عالم الغیب کہنا جائز نہیں حتی کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی "عالمُ الغیب" نہیں کہہ سکتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے زیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

قیامت سے متعلق منکرین کا ایک شبہ اور اس کا جواب

سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ

سَوّٰىهُ	وَ	نَفَخَ	فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِهٖ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ
ٹھیک بنایا اُسے	اور	پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح	اور	بنائے	تمہارے لیے

اسے ٹھیک بنایا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور تمہارے کان

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾

السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾
کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت تھوڑا	تم شکر ادا کرتے ہو

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو○

وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا

وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	ضَلَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	ءَاِنَّا
اور	(منکرینِ آخرت نے) کہا	کیا جب	ہم گم ہو جائیں گے	زمین میں	کیا بیشک ہم

اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ	بَلْ	هُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾
ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	بلکہ	وہ	اپنے رب کی ملاقات کا	انکار کرنے والے (ہیں)

پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں○

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ

قُلْ	یَتَوَفّٰىكُمْ	مَّلَكُ الْمَوْتِ (1)	الَّذِیْ	وُكِّلَ	بِكُمْ	ثُمَّ
تم کہو	موت دیتا ہے تمہیں	موت کا فرشتہ	جو	مقرر کیا گیا ہے	تم پر	پھر

تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر

(1)......اس فرشتہ کا نام حضرت عزرائیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں، اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے اور جس کی موت کا وقت آجائے، بلا تاخیر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

عٓ ۱۴

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (۱۱) وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ

الْمُجْرِمُوْنَ	اِذِ	تَرٰۤى	لَوْ	وَ	تُرْجَعُوْنَ (۱۱)	اِلٰى رَبِّكُمْ
مجرم	جب	تم دیکھتے	اگر	اور	تمہیں لوٹایا جائے گا	تمہارے رب کی طرف

تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب مجرم

بروزِ قیامت کفار کا اعتراف اور دنیا میں لوٹائے جانے کا مطالبہ

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ

وَ	اَبْصَرْنَا	رَبَّنَاۤ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	رُءُوْسِهِمْ	نَاكِسُوْا
اور	ہم نے دیکھا	اے ہمارے رب	اپنے رب کے پاس	اپنے سر	نیچے جھکائے ہوئے (ہوں گے)

اپنے رب کے پاس اپنے سروں کو نیچے جھکائے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے:) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور

سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ (۱۲)

مُوْقِنُوْنَ (۱۲) (1)	اِنَّا	صَالِحًا	نَعْمَلْ	فَارْجِعْنَا	سَمِعْنَا
یقین کرنے والے (ہیں)	بیشک ہم	نیک	ہم عمل کریں گے	پس تو واپس بھیج دے ہمیں	ہم نے سنا

سنا تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ نیک کام کریں، بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں ○

لوگوں کی ہدایت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	هُدٰىهَا (2)	كُلَّ نَفْسٍ	لَاٰتَیْنَا	شِئْنَا	لَوْ	وَ
لیکن	اور	اس کی ہدایت	ہر جان (کو)	(تو) ضرور دیدیتے	ہم چاہتے	اگر	اور

اور اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اس کی ہدایت دیدیتے مگر

حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ	جَهَنَّمَ	لَاَمْلَئَنَّ	مِنِّیْ	الْقَوْلُ	حَقَّ
جنوں اور انسانوں سے	جہنم	میں ضرور بھر دوں گا	میری طرف سے	بات	طے ہوچکی

میری یہ بات طے ہوچکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے

(1)... قیامت کے دن کفار اس بات کا اعتراف کرلیں گے کہ وہ دنیا میں کفر و باطل پر تھے، لیکن اس وقت یہ اعتراف انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرچکے ہوں گے جبکہ ایمان وہ معتبر ہے جو بن دیکھے اور غیب پر ہو۔

(2)... ارشاد فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو ایمان کی ہدایت اور توفیق دیدیتے لیکن ہم نے ایسا نہ کیا، کیونکہ دنیا امتحان کا گھر ہے اور یہاں جس نے ہدایت یا گمراہی اختیار کرنی ہے اپنے اختیار سے کرنی ہے۔

عذابِ کفار ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہے

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾	فَذُوْقُوْا	بِمَا	نَسِيْتُمْ	لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا
سب (سے)	تو چکھو	(اس کا) بدلہ کہ	تم نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)

بھر دوں گا ○ تو اب چکھو اس بات کا بدلہ کہ تم نے اپنے اس دن کی حاضری کو بھلا دیا تھا،

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا

اِنَّا	نَسِيْنٰكُمْ (1)	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْخُلْدِ	بِمَا
بیشک	ہم نے چھوڑ دیا تمہیں	اور	چکھو	ہمیشہ کا عذاب	(اس کے) بدلے جو

بیشک ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اور اپنے اعمال کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کا

قرآن پر ایمان لانے والوں کے اوصاف

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّمَا	يُؤْمِنُ	بِاٰيٰتِنَا	الَّذِيْنَ	اِذَا
تم عمل کرتے تھے	صرف	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	وہ لوگ جو	جب

مزہ چکھو ○ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان آیتوں کے ذریعے

ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا

ذُكِّرُوْا	بِهَا	خَرُّوْا	سُجَّدًا (2)	وَّ	سَبَّحُوْا
انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان (آیتوں) کے ذریعے	(تو) وہ گر جاتے ہیں	سجدہ (میں)	اور	پاکی بیان کرتے ہیں

ان آیتوں کے ذریعے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ۩ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	هُمْ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾	تَتَجَافٰى	جُنُوْبُهُمْ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	وہ	تکبر نہیں کرتے	جدا رہتی ہیں	ان کی کروٹیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ○ ان کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے

(1)...... اللہ تعالیٰ بھول سے پاک ہے، یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ بیشک ہم نے تمہیں عذاب میں چھوڑ دیا، اب تمہاری طرف کوئی نظرِ رحمت نہ ہوگی۔

(2) یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر "سجدۂ تلاوت" کرنا واجب ہے۔

عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ

عَنِ الْمَضَاجِعِ(1)	یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	خَوْفًا	وَّ	طَمَعًا	وَّ
خوابگاہوں سے	وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	ڈرتے ہوئے	اور	امید کرتے ہوئے	اور

جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ

جنتی نعمتیں آدمی کے تصور سے باہر ہیں

مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾	فَلَا تَعْلَمُ	نَفْسٌ	مَّآ
(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	تو نہیں جانتی	کوئی جان	جو

ہمارے دیئے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں ○ تو کسی جان کو معلوم نہیں

اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ٘ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اُخْفِیَ(2)	لَهُمْ	مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ	جَزَآءًۢ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
چھپا رکھی گئی	ان کیلئے	آنکھوں کی ٹھنڈک	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے

وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے ○

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا٘ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

مومن اور کافر برابر نہیں

وقف غفران

اَفَمَنْ	كَانَ	مُؤْمِنًا	كَمَنْ	كَانَ	فَاسِقًا	لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾
تو کیا جو	ہے	ایمان والا	(وہ ہو جائے گا اس) جیسا جو	ہے	نافرمان	وہ برابر نہیں ہیں

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں ○

اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

نیک مسلمانوں کا ٹھکانا

اَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ
بہرحال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	تو ان کے لیے

بہرحال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے

(1)...... ایمان والے رات کے وقت نوافل پڑھنے کے لئے نرم و گداز بستروں کی راحت کو چھوڑ کر اٹھتے ہیں اور ذکر و عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(2)...... جنت کی نعمتیں آدمی کے تصور سے بڑھ کر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے نیک اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے کسی جان کو اس کا تفصیلی علم نہیں۔ حدیثِ قدسی میں ہے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔" (بخاری، ۲/۳۹۱، الحدیث: ۳۲۴۴)

نافرمانوں کا ٹھکانہ

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑲ وَ اَمَّا

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى	نُزُلًا	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑲	وَ	اَمَّا
رہنے کے باغات (ہیں)	مہمانی (کے طور پر)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	بہرحال

ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں ○ اور

الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

الَّذِيْنَ	فَسَقُوْا	فَمَاْوٰىهُمُ	النَّارُ	كُلَّمَاۤ	اَرَادُوْۤا	اَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نافرمانی کی	تو ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	جب کبھی	وہ ارادہ کریں گے	کہ

وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے، جب کبھی اس میں سے

يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ

يَّخْرُجُوْا	مِنْهَاۤ	اُعِيْدُوْا	فِيْهَا	وَ	قِيْلَ	لَهُمْ
نکل جائیں	اس (آگ) سے	(تو) انہیں پھیر دیا جائے گا	اس میں	اور	کہا جائے گا	ان سے

نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا:

کفار دنیاوی عذاب میں مبتلا کیے جانے کی خبر

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ⑳ وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ

ذُوْقُوْا	عَذَابَ النَّارِ	الَّذِيْ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ⑳	وَ	لَنُذِيْقَنَّهُمْ
چکھو	آگ کا عذاب	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے	اور	ضرور ہم چکھائیں گے انہیں

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور ضرور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ㉑

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى	دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (1)	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ㉑
قریب کا کچھ عذاب	بڑے عذاب سے پہلے	(جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ وہ لوگ	باز آجائیں گے

قریب کا عذاب چکھائیں گے (جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ یہ لوگ باز آجائیں گے ○

(1) ...بڑے عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہے اور قریب کے عذاب سے مراد دنیا کے مصائب، آفات اور بیماریاں ہیں جن میں بندوں کو اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ توبہ کرلیں۔ کفارِ مکہ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا کہ وہ امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے، سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں، مردار اور کتے تک کھاگئے اور غزوۂ بدر میں قتل اور گرفتار بھی ہوئے۔

آیاتِ الٰہی سے اعراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

ثُمَّ	بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ	ذُكِّرَ	مِمَّنْ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ
پھر	اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	نصیحت کی جائے	(اس) سے جسے	زیادہ ظالم	کون	اور

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر (بھی)

ع ۱۵

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تورات کا بیان

اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۠ (٢٢) وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	مُنْتَقِمُوْنَ (٢٢)	مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ	اِنَّا	عَنْهَا	اَعْرَضَ
ضرور بیشک	اور	انتقام لینے والے (ہیں)	مجرموں سے	بیشک ہم	ان سے	وہ منہ پھیر لے

وہ ان سے منہ پھیر لے۔ بیشک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ○ اور بیشک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَ

وَ	مِّنْ لِّقَآئِهٖ[1]	فِیْ مِرْيَةٍ	فَلَا تَكُنْ	الْكِتٰبَ	مُوْسَى	اٰتَيْنَا
اور	اس کی ملاقات سے	شک میں	تو تم نہ ہو	کتاب	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور

بنی اسرائیل کے صبر کا ثمرہ

جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ (٢٣) وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ

مِنْهُمْ	جَعَلْنَا	وَ	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ (٢٣)	هُدًى	جَعَلْنٰهُ
ان میں سے	ہم نے بنادیے	اور	بنی اسرائیل کے لیے	ہدایت	ہم نے بنایا اسے

ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا ○ اور جب بنی اسرائیل نے صبر کیا

اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ۫ وَ

وَ	صَبَرُوْا	لَمَّا	بِاَمْرِنَا	يَّهْدُوْنَ	اَىِٕمَّةً[2]
اور	(بنی اسرائیل نے) صبر کیا	جب	ہمارے حکم سے	وہ رہنمائی کرتے تھے	امام

تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور

[1] ...... اس کا معنی یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات ملنے میں شک نہ کرنا۔ یا یہ معنی ہے کہ شبِ معراج حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آپ کی جو ملاقات ہوئی اس میں شک نہ کرنا۔ [2] ...... صبر کا ثمر دلپنی نوعیت کے اعتبار سے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو امامت اور پیشوائی نصیب ہوجاتی ہے۔ بے صبر آدمی کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔ حدیث پاک میں ہے "بندے کو صبر سے زیادہ کوئی بھلائی عطا نہیں کی گئی۔" (مستدرک، ۳/۱۸۷، الحدیث: ۳۶۰۵) لہٰذا آفت و مصیبت اور پریشانی میں مبتلا شخص کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور رضائے الٰہی پر راضی رہے۔

روزِ قیامت اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے گا

كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ

بَیْنَهُمْ	یَفْصِلُ(1)	هُوَ	رَبَّكَ	اِنَّ	كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾
ان کے درمیان	فیصلہ کر دے گا	وہ	تمہارا رب	بیشک	وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے

وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ

لَهُمْ	اَوَلَمْ یَهْدِ	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾	فِیْمَا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
ان کی	اور کیا رہنمائی نہ کی	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	(اس) میں جو	قیامت کے دن

اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ○ اور کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی

گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے نصیحت حاصل نہ کرنے کی مذمت

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ

یَمْشُوْنَ	مِّنَ الْقُرُوْنِ(2)	مِنْ قَبْلِهِمْ	اَهْلَكْنَا	كَمْ
یہ چل پھر رہے ہیں	قومیں	ان سے پہلے	ہم نے ہلاک کر دیں	(اس بات نے کہ) کتنی ہی

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جن کے رہائشی مقامات میں

فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾	لَاٰیٰتٍ	فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	فِیْ مَسٰكِنِهِمْ
تو کیا وہ سنتے نہیں	ضرور نشانیاں (ہیں)	اس میں	بیشک	ان کے رہائشی مقامات میں

یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا یہ سنتے نہیں؟ ○

مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

فَنُخْرِجُ	اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ	الْمَآءَ	نَسُوْقُ	اَنَّا	اَوَلَمْ یَرَوْا
پھر نکالتے ہیں	خشک زمین کی طرف	پانی	ہم چلاتے ہیں	کہ	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں پھر اس سے

(1)…… یعنی اللہ تعالٰی قیامت کے دن انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اور اُن کی اُمتوں میں یا مومنین اور مشرکین کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کر دے گا۔ (2)…… اس آیت میں سابقہ امتوں کی تباہی کے آثار دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہ کرنے پر کفارِ مکہ کی مذمت کی گئی ہے۔ برباد شدہ لوگوں کی بستیاں نگاہِ عبرت سے دیکھنا بہت اچھا ہے، اسی طرح مقبول بندوں کے آثار یعنی مزارات کی زیارت بھی بہت عمدہ ہے۔ پہلے سے گناہوں کا خوف اور دوسرے سے نیکیوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ

بِهٖ	زَرْعًا	تَاْكُلُ	مِنْهُ	اَنْعَامُهُمْ	وَ	اَنْفُسُهُمْ
اس سے	کھیتی	کھاتے ہیں	اس سے	ان کے چوپائے	اور	ان کی ذاتیں

کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْفَتْحُ (1)	اِنْ	كُنْتُمْ
تو کیا وہ دیکھتے نہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کب (ہوگا)	یہ فیصلہ	اگر	تم ہو

تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟ ○ اور وہ کہتے ہیں: یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾	قُلْ	یَوْمَ الْفَتْحِ (2)	لَا یَنْفَعُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا
سچے	تم کہو	فیصلے کے دن	نفع نہیں دے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

سچے ہو ○ تم فرماؤ: فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا

اِیْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

اِیْمَانُهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَاَعْرِضْ
ان کا ایمان لانا	اور	نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	تو منہ پھیر لو

نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے گی ○ تو ان سے

عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

عَنْهُمْ	وَ	انْتَظِرْ	اِنَّهُمْ	مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
ان سے	اور	انتظار کرو	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)

منہ پھیر لو اور انتظار کرو بیشک وہ بھی منتظر ہیں ○

قیامت سے متعلق کفار کی جلد بازی اور انہیں جواب

جلد باز کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہدایت

الثلثة

ع ۳ / ۱۶

(1)... مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو اُن کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا، اس پر کافر مذاق اڑانے کے طور پر کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اس کا وقت کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا کہ جب وہ دن آئے گا اس وقت کافروں کا ایمان لانا انہیں کوئی نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں توبہ و معذرت کی مہلت ملے گی۔ (2)... فیصلے کے دن سے مراد قیامت کا دن، یا غزوۂ بدر کا دن ہے۔

آیات:73 رکوع:09

سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللّٰه سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرنے کی تاکید

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ (1)	اتَّقِ	اللّٰهَ	وَ	لَا تُطِعِ (2)	الْكٰفِرِيْنَ
اے	نبی	ڈرتے رہنا	اللّٰه (سے)	اور	بات نہ ماننا	کافروں

اے نبی! اللّٰه سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی

وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ (1)

وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا (1)
اور	منافقوں (کی)	بیشک	اللّٰه	ہے	علم والا	حکمت والا

بات نہ سننا۔ بیشک اللّٰه علم والا، حکمت والا ہے ○

اتباعِ وحی کی تاکید

وَّ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

وَّ	اتَّبِعْ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
اور	پیروی کرتے رہنا	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

اور اس کی پیروی کرتے رہنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے۔

(1)...... ”نبی“ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے القاب میں سے ایک لقب بھی ہے اور یہاں اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اصل نام کی بجائے لقب سے ندا فرمائی، اس سے مقصود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت و وجاہت کو ظاہر کرنا ہے۔ (2)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بھی کافروں اور منافقوں کے طریقوں کی مخالفت کی اور اپنی امت کو بھی ان کی مخالفت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر تمام کفار کے طریقوں کی مخالفت کرے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور اکابر بزرگانِ دین کے طریقوں کی پیروی کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًاۙ ۝۲

خَبِیْرًا ۝۲	تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ
خبر دار	تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	ہے	اللہ	بیشک

(اے لوگو!) بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے ۝

اللہ پر توکل رکھنے کا حکم

وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝۳

وَكِیْلًا ۝۳	بِاللّٰهِ	كَفٰى	وَ	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْ	وَّ
کام بنانے والا	اللہ	کافی ہے	اور	اللہ پر	بھروسہ رکھو	اور

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کام بنانے والا ہے ۝

کسی انسان کے اندر دو دل نہیں بنائے گئے

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖۚ

فِیْ جَوْفِهٖ	مِّنْ قَلْبَیْنِ (1)	لِرَجُلٍ	اللّٰهُ	مَا جَعَلَ
اس کے اندر میں	دو دل	کسی آدمی کیلئے	اللہ (نے)	نہیں بنائے

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ بنائے

ظہار اور منہ بولے بیٹے سے متعلق زمانۂ جاہلیت کی اصلاح

وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ

تُظٰهِرُوْنَ (2)	الّٰٓـِٔیْ	اَزْوَاجَكُمُ	مَا جَعَلَ	وَ
تم ظہار کرتے ہو	وہ جو	تمہاری بیویوں (کو)	اس نے نہیں بنایا	اور

اور اس نے تمہاری ان بیویوں کو تمہاری حقیقی مائیں نہیں بنادیا

مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ

اَدْعِیَآءَكُمْ	مَا جَعَلَ	وَ	اُمَّهٰتِكُمْ	مِنْهُنَّ
تمہارے منہ بولے بیٹوں (کو)	نہیں بنایا	اور	تمہاری مائیں	ان سے

جنہیں تم ماں جیسی کہہ دو اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دل میں دو متضاد چیزیں جیسے ایمان اور کفر، ہدایت اور گمراہی وغیرہ جمع نہیں ہوتیں، اور اگر ظاہری دو دل مراد ہوں یعنی یہ کہ ایک انسان کے اندر دو ایک قسم کے دل نہیں ہوسکتے تو یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ اگر کسی میں بالفرض یہ نظر آئے کہ اس میں دل کی شکل کے دو گوشت کے لوتھڑے ہیں تو ان میں ایک حقیقی دل ہوگا اور دوسرا محض ایک اضافی گوشت ہوگا یعنی اُس آدمی کا نظامِ بدن صرف ایک حقیقی دل کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

(2)...... ظہار کا معنی یہ ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی یا اُس کے کسی جزوِ شائع (جیسے نصف، چوتھائی یا تیسرے حصے کو) یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ

اَبْنَآءَكُمْ	ذٰلِكُمْ (1)	قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ	وَ
تمہارے (حقیقی) بیٹے	یہ	تمہارا کہنا (ہے)	اپنے موہنوں سے	اور

تمہارا حقیقی بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور

اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

اللّٰهُ	يَقُوْلُ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	يَهْدِی	السَّبِيْلَ ﴿۴﴾
اللہ	فرماتا ہے	حق	اور	وہی	ہدایت دیتا ہے	راستے (کی)

اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ○

منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

اُدْعُوْهُمْ	لِاٰبَآىِٕهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ
تم پکارو انہیں	ان کے (حقیقی) باپوں (کے نام) سے	وہ (بات)	زیادہ انصاف والی (ہے)	اللہ کے نزدیک

انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ
پھر اگر	تم نہیں جانتے	ان کے باپوں (کو)	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)

پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو وہ دین میں

منہ بولے بیٹے کو قصداً اپنا بیٹا کہنا گناہ ہے

فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ

فِی الدِّیْنِ	وَ	مَوَالِیْكُمْ	وَ	لَیْسَ	عَلَیْكُمْ
دین میں	اور	تمہارے دوست (ہیں)	اور	نہیں ہے	تمہارے اوپر

تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر اس میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً یوں کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ نوٹ: ظہار کے احکام کی تفصیل جاننے کے لئے فقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

1..... آیت کے اس حصے میں اشارہ بیوی کو ماں کہہ دینے اور کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے دونوں کی طرف ہے یا صرف کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے کی طرف ہے کیونکہ سابقہ کلام سے مقصود یہی ہے، یعنی تمہارا کسی کو "اے میرے بیٹے" کہنا تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا

جُنَاحٌ	فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ	وَ	لٰكِنْ	مَّا
کوئی گناہ	(اس) میں جس کو تم نے غلطی سے کیا	اور	لیکن (اس میں گناہ ہے)	جس کا

کچھ گناہ نہیں جو لاعلمی میں غلطی ہوئی لیکن اس میں گناہ ہے جس کا

تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا
ارادہ کیا	تمہارے دلوں (نے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا

تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمًا ۝ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

رَّحِیْمًا ۝	اَلنَّبِیُّ	اَوْلٰى	بِالْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ
مہربان	(یہ) نبی	زیادہ حقدار، زیادہ مالک، زیادہ قریب (ہے)	ایمان والوں کا، سے	ان کی جانوں سے

مہربان ہے ۝ یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

وَ	اَزْوَاجُهٗۤ	اُمَّهٰتُهُمْ (2)	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ
اور	اس کی بیویاں	اُن کی مائیں (ہیں)	اور	(نسبی) رشتے والے	ان کے بعض

اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور مومنوں اور مہاجروں سے زیادہ

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ

اَوْلٰى بِبَعْضٍ	فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ
بعض سے زیادہ قریب (ہیں)	اللہ کی کتاب میں	ایمان والوں اور مہاجروں سے

اللہ کی کتاب میں رشتے دار ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں

مسلمانوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق اور ان کی اطاعت کا درجہ

وراثت کے حقدار قریبی رشتہ دار ہیں

1 ...... بچہ گود لینا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گود لینے والا عام بول چال میں یا کاغذات وغیرہ میں اس بچے کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ اس بچے کے اصلی والد ہی کا نام استعمال کرنا ہو گا اور اگر کوشش کے باوجود اصلی باپ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو بھی کسی جگہ حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا، اس پر لازم ہے کہ سرپرست کے طور پر اپنا نام استعمال کرے۔ 2 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا تعظیم و حرمت میں اور ان سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہونے میں وہی حکم ہے جو سگی ماں کا ہے جبکہ اس کے علاوہ دوسرے احکام جیسے وراثت اور پردہ وغیرہ میں ان کا وہی حکم ہے جو

غیر وارث کے ساتھ حسن سلوک کی اجازت

اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ

اِلَّآ	اَنْ	تَفْعَلُوْٓا	اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ	مَّعْرُوْفًا(١)
مگر	یہ کہ	تم کرو	اپنے دوستوں کی طرف	کوئی احسان

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو۔

انبیاء سے عہد لیے جانے کا بیان

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ وَ اِذْ اَخَذْنَا

كَانَ	ذٰلِكَ	فِي الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ۝٦	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا
ہے	یہ	کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں	لکھا ہوا	اور	جب	ہم نے لیا

یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ

مِنَ النَّبِيّٖنَ	مِيْثَاقَهُمْ	وَ	مِنْكَ	وَ	مِنْ نُّوْحٍ	وَّ
نبیوں سے	ان کا عہد	اور	تم سے	اور	نوح سے	اور

نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور

اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا

اِبْرٰهِيْمَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	وَ	اَخَذْنَا
ابراہیم	اور	موسیٰ	اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (سے عہد لیا)	اور	ہم نے لیا

ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (عہد لیا) اور ہم نے

انبیاء سے عہد لینے کی حکمت

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٧ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ

مِنْهُمْ	مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٧	لِّيَسْـَٔلَ	الصّٰدِقِيْنَ
ان (سب) سے	بڑا مضبوط عہد	تاکہ اللہ سوال کرے	سچوں (سے)

ان (سب) سے بڑا مضبوط عہد لیا ○ تاکہ اللہ سچوں سے ان کے سچ کا

(پچھلے صفحے کا بقیہ) اجنبی عورتوں کا ہے یعنی ان سے پردہ بھی کیا جائے گا اور عام مسلمانوں کی وراثت میں وہ بطورِ ماں شریک نہ ہوں گی، نیز امہاتُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں، خالہ نہ کہا جائے گا۔ (1)...ہجرت کے بعد مہاجرین و انصار دینی اخوت کے رشتے کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث ہوا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی اور فرما دیا گیا کہ میراث حقیقی رشتہ داروں کا حق ہے اور انہی کو ملے گی، ایمان یا ہجرت کے رشتہ سے جو میراث ملتی تھی وہ اب نہیں ملے گی البتہ تم کچھ مال کی وصیت کرکے دوستوں پر احسان کر سکتے ہو۔

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

عَنْ صِدْقِهِمْ[1]	وَ	اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِیْنَ
ان کے سچ کے بارے میں	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

سوال کرے اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا ۠ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

غزوۂ احزاب میں احسانِ الٰہی کی یاد دہانی

ع ۲ ۱۷

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا[2]
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کا احسان

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	آئے تم پر	کچھ لشکر	تو ہم نے بھیجی

اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر

عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

عَلَیْهِمْ	رِیْحًا	وَّ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	كَانَ
ان پر	آندھی	اور	(وہ) لشکر	جنہیں تم نے نہ دیکھا	اور	ہے

آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۚ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ

لشکرِ کفار کی آمد اور بعض مسلمانوں پر صورتحال کا اثر

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرًا ﴿۹﴾	اِذْ	جَآءُوْكُمْ
اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	جب	کافر آئے تم پر

اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ جب کافر تم پر

(1)...... سچوں سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان سے سچ کا سوال کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور جس کی انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے، یا اس کے یہ معنی ہیں کہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی امتوں نے جو جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کو ذلیل و رسوا کرنا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک سچوں سے مراد مومنین ہیں اور سچ کا سوال کرنے سے مراد ان کی تصدیق کے بارے میں سوال کرنا ہے۔ (2)...... یہاں سے غزوۂ احزاب کے احوال بیان کیے جا رہے ہیں جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں اور یہ واقعہ جنگِ احد کے ایک سال بعد پیش آیا۔

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ

مِّنْ فَوْقِكُمْ	وَ	مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ	اِذْ	زَاغَتِ
تمہارے اوپر سے	اور	تمہارے نیچے سے	اور	جب	ٹھٹک کر رہ گئیں

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آئے اور جب آنکھیں

الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ

الْاَبْصَارُ	وَ	بَلَغَتِ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَ	تَظُنُّوْنَ
آنکھیں	اور	پہنچ گئے	دل	گلوں کے پاس	اور	تم گمان کرنے لگے

ٹھٹک کر رہ گئیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر

اہل ایمان کی سخت آزمائش

بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا

بِاللّٰهِ	الظُّنُوْنَا ۝۱۰	هُنَالِكَ (1)	ابْتُلِیَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	زُلْزِلُوْا
اللہ پر	طرح طرح کے گمان	وہیں	آزمایا گیا	ایمان والوں (کو)	اور	انہیں جھنجھوڑ دیا گیا

طرح طرح کے گمان کرنے لگے ۝ وہیں مسلمانوں کو آزمایا گیا اور انہیں خوب سختی سے

منافقوں کا اللہ و رسول کے وعدے سے متعلق پروپیگنڈا

زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝۱۱ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ

زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝۱۱	وَ	اِذْ	یَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ
بہت سخت جھنجھوڑنا	اور	جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو

جھنجھوڑا گیا ۝ اور جب منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا

فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	مَّا وَعَدَنَا	اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ	اِلَّا
ان کے دلوں میں	مرض (تھا)	نہیں وعدہ کیا ہم سے	اللہ اور اس کے رسول (نے)	مگر

وہ کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکے کا

1 ....یعنی اسی دہشت ناک جگہ اور ہولناک حالات میں رعب اور محاصرے کے ذریعے مسلمانوں کے صبر و اخلاص کو آزمایا گیا اور اس جنگ میں ناداری، داخلی دشمنوں یعنی یہودِ مدینہ کا خطرہ، خارجی دشمنوں کی یلغار، اس کے علاوہ اپنی بے سر و سامانی وغیرہ سب مسائل جمع ہو گئے تھے اور یہ ایسی چیزیں تھیں جن سے بہادر سے بہادر کے دل چھوٹ جاتے ہیں مگر سچے غلامانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسی آفات میں بھی اللہ تعالٰی کی دی ہوئی توفیق سے ثابت قدم رہے۔

منافقوں کی مسلمانوں کو حوصلہ پست کرنے کی کوشش

غُرُوْرًا ⑫ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ

مِّنْهُمْ	طَّآىٕفَةٌ	قَالَتْ	اِذْ	وَ	غُرُوْرًا ⑫
ان میں سے	ایک گروہ (نے)	کہا	جب	اور	دھوکے (کا)

وعدہ کیا○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

منافقوں کی محاذِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے کی تدبیر

یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ

وَ	فَارْجِعُوْا	لَكُمْ	مُقَامَ	لَا	یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ (1)
اور	تو تم لوٹ چلو	تمہارے لئے	ٹھہرنے کی جگہ	نہیں	اے یثرب والو

اے مدینہ والو! (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں، تو تم واپس چلو اور

یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ

اِنَّ	یَقُوْلُوْنَ	النَّبِیَّ	مِّنْهُمُ	فَرِیْقٌ	یَسْتَاْذِنُ
(کہ) بیشک	(یہ) کہتے ہوئے	نبی (سے)	ان میں سے	ایک گروہ	اجازت مانگ رہا تھا

ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگ رہا تھا کہ بیشک

بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ مع

اِنْ	بِعَوْرَةٍ	هِیَ	مَا	وَ	عَوْرَةٌ	بُیُوْتَنَا
نہیں	غیر محفوظ	وہ	نہیں (تھے)	اور (حالانکہ)	غیر محفوظ (ہیں)	ہمارے گھر

ہمارے گھر بے حفاظت ہیں حالانکہ وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو

منافقوں کے عقیدے کی کمزوری

یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑬ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	دُخِلَتْ	لَوْ	وَ	فِرَارًا ⑬	اِلَّا	یُّرِیْدُوْنَ
ان (کہنے والوں) پر	(فوجیں) داخل کر دی جاتیں	اگر	اور	فرار ہونا	مگر	وہ چاہتے تھے

صرف فرار ہونا چاہتے تھے ○ اور اگر ان پر مدینہ کی (مختلف) طرفوں سے

(1) منافقوں نے مدینہ طیبہ کو "یثرب" کہا اور انہیں کا قول قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کو "یثرب" نہ کہیں کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ۲۱/ ۱۱۶)

مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا

لَاٰتَوْهَا	الْفِتْنَةَ	سُىٕلُوا	ثُمَّ	مِّنْ اَقْطَارِهَا
(تو) ضرور دوديدیتے اسے	فتنہ	ان سے طلب کیا جاتا	پھر	اس (مدینہ) کے اطراف سے

فوجیں آجاتیں پھر ان سے فتنے کا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور ان کا مطالبہ دیدیتے

منافقوں کی بدعہدی اور انہیں تنبیہ

وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا

كَانُوْا عَاهَدُوا	لَقَدْ	وَ	یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ [1]	اِلَّا	بِهَاۤ	مَا تَلَبَّثُوْا	وَ
انہوں نے عہد کیا تھا	ضرور بیشک	اور	تھوڑی سی	مگر	اس میں	دیر نہ کرتے	اور

اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی ○ اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے

اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

عَهْدُ اللّٰهِ	كَانَ	وَ	الْاَدْبَارَ	لَا یُوَلُّوْنَ	مِنْ قَبْلُ	اللّٰهَ [2]
اللہ کا عہد	ہے	اور	پیٹھیں	(کہ) وہ نہ پھیریں گے	(اس) سے پہلے	اللہ (سے)

عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے وعدے کا

موت کے خوف سے فرض کی ادائیگی سے بھاگنا حماقت ہے

مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

فَرَرْتُمْ	اِنْ	الْفِرَارُ	لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ	قُلْ	مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾
تم فرار ہو رہے ہو	اگر	فرار ہونا	ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	تم کہو	پوچھا جانا

پوچھا جائے گا ○ تم فرماؤ: اگر موت یا قتل سے بھاگ رہے ہو

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا

اِلَّا	لَّا تُمَتَّعُوْنَ	اِذًا	وَ	مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
مگر	تمہیں (دنیا سے) فائدہ اٹھانے نہیں دیا جائے گا	اس وقت	اور	موت یا قتل سے

تو ہرگز تمہیں یہ بھاگنا نفع نہ دے گا اور اس وقت بھی تمہیں تھوڑی سی دنیا ہی

1 ... جب بندہ یقین اور صبر کی کمی کا شکار ہو، بزدلی اور انسانوں کا خوف اس پر غالب ہو، ہر دینی چیز میں شک کرنے لگے اور کسی دینی حکم پر عمل کرنے کی صورت میں اگر اذیت پہنچنے کا صرف احتمال ہی ہو تو اس سے گھبرانے لگ جائے، تو اس وقت اس کا دل عقیدے کی کمزوری اور نفاق کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ہلکی سی تکلیف سے ڈرا کر اس سے کفر و شرک کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے پورا کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔ افسوس! فی زمانہ اسی طرح کی صورتِ حال مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے اور ان میں بھی عقیدے کی کمزوری کا مرض عام ہوتا نظر آرہا ہے۔ 2 ... منافقوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

اللہ کی طرف سے پہنچنے والی رحمت اور برائی کو کوئی ٹال نہیں سکتا

قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

اِنْ	مِّنَ اللّٰهِ	یَعْصِمُكُمْ	الَّذِیْ	ذَا	مَنْ	قُلْ	قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾
اگر	اللہ سے	بچائے گا تمہیں	جو	وہ	کون (ہے)	تم کہو	تھوڑا

فائدہ اٹھانے کو دی جائے گی ○ تم فرماؤ: وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچائے گا اگر

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ

وَ	رَحْمَةً	بِكُمْ	اَرَادَ	اَوْ	سُوْٓءًا	بِكُمْ	اَرَادَ
اور	رحم فرمانے (کا)	تم پر	ارادہ کرے	یا	برائی (کا)	تمہارے ساتھ	وہ ارادہ کرے

وہ تمہارا برا چاہے یا تم پر رحم فرمانا چاہے اور

منافقوں کی ایک اور سازش کی طرف اشارہ

لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

قَدْ	نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾	لَا	وَّ	وَلِیًّا	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَهُمْ	لَا یَجِدُوْنَ
بیشک	مددگار	نہ	اور	کوئی حامی	اللہ کے سوا	اپنے لئے	وہ نہیں پائیں گے

وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے اور نہ ہی مددگار ○ بیشک

یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىِٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

لِاِخْوَانِهِمْ	الْقَآىِٕلِیْنَ	وَ	مِنْكُمْ	الْمُعَوِّقِیْنَ (۱)	اللّٰهُ	یَعْلَمُ
اپنے بھائیوں سے	کہنے والوں (کو)	اور	تم میں سے	روکنے والوں (کو)	اللہ	جانتا ہے

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں:

دورانِ جنگ اور بعد منافقوں کا حال

هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ ۙ اَشِحَّةً

اَشِحَّةً	قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾	اِلَّا	الْبَاْسَ	لَا یَاْتُوْنَ	وَ	اِلَیْنَا	هَلُمَّ
بخل کرتے ہوئے	تھوڑے	مگر	لڑائی (میں)	وہ نہیں آتے	اور	ہماری طرف	آؤ

ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں تھوڑے ہی آتے ہیں ○ تمہارے اوپر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عہد کیا جسے یہاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کسی چیز کا عہد کرنا گویا ربّ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرنا ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ربّ تعالیٰ کے نائبِ اعظم اور مختارِ مطلق ہیں، لہٰذا آپ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔

1 ...... یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں پیغام بھیج کر یہودیوں نے ابوسفیان اور اس کے لشکر کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا اور انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ یہ خبر پاکر عبد اللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے سے روکنے کی

عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ

عَلَيْكُمْ	فَاِذَا	جَآءَ	الْخَوْفُ	رَاَيْتَهُمْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَيْكَ
تمہارے اوپر	پھر جب	آتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) تم دیکھو گے انہیں	وہ دیکھتے ہیں	تمہاری طرف

بخل کرتے ہوئے آتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تم انہیں دیکھو گے

تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

تَدُوْرُ	اَعْيُنُهُمْ	كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاِذَا
گھوم رہی ہوتی ہیں	ان کی آنکھیں	(اس) کی طرح جس پر چھائی ہو	موت	پھر جب

کہ تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہوئی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

ذَهَبَ	الْخَوْفُ	سَلَقُوْكُمْ	بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ	اَشِحَّةً
نکل جاتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) طعنے دینے لگتے ہیں تمہیں	تیز زبانوں کے ساتھ	حرص کرتے ہوئے

ڈر کا وقت نکل جاتا ہے تو مالِ غنیمت کی لالچ میں تیز زبانوں کے ساتھ تمہیں

عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

عَلَى الْخَيْرِ (۱)	اُولٰٓئِكَ	لَمْ يُؤْمِنُوْا	فَاَحْبَطَ	اللّٰهُ
بھلائی (یعنی مالِ غنیمت) پر	یہ لوگ	ایمان نہیں لائے	تو برباد کر دیئے	اللہ (نے)

طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے

اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۹ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ

اَعْمَالَهُمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ۝۱۹	يَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ
ان کے اعمال	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	وہ سمجھ رہے ہیں	(کہ) لشکر

ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ وہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر

منافقوں کی ایمان کے ساتھ ... کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

منافقوں کی بزدلی کا مزید بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے۔

(۱)..... اس آیت میں منافقوں کا جو حال بیان ہوا اس سے معلوم ہوا کہ وقت پر ساتھ نہ دینا اور زبان سے محبت کا دعویٰ کرنا منافقوں کا کام ہے جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیتا ہے اور زبانی دعوے کرنے کی بجائے عملی مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بولنے کیلئے زبان ایک اور دیگر کام کرنے کیلئے اعضاء دو دو دیئے ہیں لہٰذا آدمی کو چاہئے کہ وہ کلام کم اور کام زیادہ کرے۔

لَمْ یَذْهَبُوْاۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ

لَمْ یَذْهَبُوْا	وَ	اِنْ	یَّاْتِ	الْاَحْزَابُ	یَوَدُّوْا	لَوْ
(ابھی تک) نہیں گئے	اور	اگر	(دوبارہ) آئیں	لشکر	(تو) وہ تمنا کریں گے	کاش

ابھی نہ گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کاش،

اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْؕ

اَنَّهُمْ	بَادُوْنَ	فِی الْاَعْرَابِ	یَسْاَلُوْنَ	عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْ
کہ وہ	گاؤں میں رہنے والے	دیہاتیوں میں (ہوتے)	پوچھ لیتے	تمہاری خبروں کے بارے میں

وہ کسی گاؤں میں ہوتے (اور وہیں سے) تمہاری خبروں کے بارے میں پوچھ لیتے

وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا۠ ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ ۲ ع ۱۴ ۱۸

وَ	لَوْ	كَانُوْا	فِیْكُمْ	مَّا قٰتَلُوْۤا	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾	لَقَدْ	كَانَ
اور	اگر	وہ ہوتے	تم میں	(تو) نہ لڑائی کرتے	مگر	تھوڑے	ضرور بیشک	ہے

اور اگر وہ تم میں رہتے تو جب بھی تھوڑے ہی لڑتے ○ بیشک تمہارے لئے

لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ سیرت رسول ایک بہترین نمونہ ہے

لَكُمْ	فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۱)	لِّمَنْ	كَانَ یَرْجُوا	اللّٰهَ
تمہارے لئے	اللہ کے رسول میں	بہترین نمونہ	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ

اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور

وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًاؕ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا رَاَ کفار کے لشکر دیکھ کر مخلص مسلمانوں کا رویہ

وَ	الْیَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ	ذَكَرَ	اللّٰهَ	كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾	وَ	لَمَّا	رَاَ
اور	آخرت کے دن (کی)	اور	یاد کرتا ہے	اللہ (کو)	بہت	اور	جب	دیکھے

آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے ○ اور جب مسلمانوں نے

(۱)..... عبادات، معاملات، اخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطورِ خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اقوال میں، افعال میں، اخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سیِّدُ العالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کریں۔

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

الْمُؤْمِنُوْنَ	الْاَحْزَابَ	قَالُوْا	هٰذَا	مَا	وَعَدَنَا
ایمان والوں (نے)	لشکر	(تو) کہنے لگے	یہ (ہے)	وہ جس کا	وعدہ کیا ہم سے

لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہ ہے جس کا ہمیں

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ	صَدَقَ	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	سچ فرمایا	اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور

اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور

مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

مَا زَادَهُمْ	اِلَّاۤ	اِیْمَانًا	وَّ	تَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اس نے زیادہ نہیں کیا انہیں	مگر	ایمان	اور	راضی ہونے (میں)	ایمان والوں میں سے

اس بات نے ان کے ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونے کو اور زیادہ کر دیا۝ مسلمانوں میں

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ

رِجَالٌ	صَدَقُوْا[1]	مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ	فَمِنْهُمْ
کچھ مرد (ہیں)	انہوں نے سچ کر دکھایا	(اس کو) جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا	تو ان میں سے

کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی

مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ

مَّنْ	قَضٰی	نَحْبَهٗ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	یَّنْتَظِرُ
(کوئی وہ ہے) جو	پوری کر چکا	اپنی منت	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انتظار کر رہا ہے

اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے

عہدِ الٰہی کی عظیم الشان پاسداری کرنے والے

1..... حضرت عثمانِ غنی، حضرت طلحہ، حضرت سعید بن زید، حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور دیگر چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے نذر مانی تھی کہ وہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شرکت کا موقع پائیں گے تو شہید ہونے تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

غزوۂ احزاب میں واقع ہونے والے امور کی حکمت

وَ مَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا (۲۳) لِّیَجۡزِیَ اللّٰہُ الصّٰدِقِیۡنَ بِصِدۡقِہِمۡ

وَ	مَا بَدَّلُوۡا	تَبۡدِیۡلًا (۲۳)	لِّیَجۡزِیَ	اللّٰہُ	الصّٰدِقِیۡنَ	بِصِدۡقِہِمۡ (1)
اور	انہوں نے تبدیلی نہ کی	کوئی تبدیلی	تاکہ صلہ دے	اللّٰہ	سچوں (کو)	ان کے سچ کا

اور وہ بالکل نہ بدلے ○ تاکہ اللّٰہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَ یُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ اِنۡ شَآءَ اَوۡ یَتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

وَ	یُعَذِّبَ	الۡمُنٰفِقِیۡنَ	اِنۡ	شَآءَ	اَوۡ	یَتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ (2)	اِنَّ	اللّٰہَ
اور	عذاب دے	منافقوں (کو)	اگر	وہ چاہے	یا	توبہ کی توفیق دے انہیں	بیشک	اللّٰہ

اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق دے۔ بیشک اللّٰہ

کافروں کی پسپائی اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی

کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا (۲۴) ۚ وَ رَدَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

کَانَ	غَفُوۡرًا	رَّحِیۡمًا (۲۴)	وَ	رَدَّ	اللّٰہُ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا
ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	لوٹادیا	اللّٰہ (نے)	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اللّٰہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

بِغَیۡظِہِمۡ لَمۡ یَنَالُوۡا خَیۡرًا ؕ وَ کَفَی اللّٰہُ

بِغَیۡظِہِمۡ	لَمۡ یَنَالُوۡا	خَیۡرًا	وَ	کَفَی	اللّٰہُ
ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ	انہوں نے نہ پائی	کوئی بھلائی	اور	کافی ہوگیا	اللّٰہ

واپس لوٹادیا، انہیں کچھ بھی بھلائی نہ ملی اور اللّٰہ مسلمانوں کیلئے

بنوقریظہ کی عہد شکنی اور ان کا عبرتناک انجام

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡقِتَالَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیۡزًا (۲۵) ۚ وَ اَنۡزَلَ

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	الۡقِتَالَ	وَ	کَانَ	اللّٰہُ	قَوِیًّا	عَزِیۡزًا (۲۵)	وَ	اَنۡزَلَ
ایمان والوں (کو)	لڑائی (میں)	اور	ہے	اللّٰہ	قوت والا	عزت والا	اور	(اللّٰہ نے) اتارا

لڑائی میں کافی ہوگیا اور اللّٰہ قوت والا، عزت والا ہے ○ اور جن اہلِ کتاب نے

1 اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والے اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیتے ہیں اور اس راہ میں آنے والی سختیوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں، اللّٰہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں فرماتا بلکہ اپنی شانِ کریمی سے اُن ایمان والوں کو دنیا میں بھی بہترین صلہ عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اعلیٰ ترین اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ 2 جو منافق دنیا میں اپنے نفاق سے سچی توبہ کرلیں گے ان پر اللّٰہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آخرت میں عذاب نہ فرمائے گا اور جو اپنے کفر و نفاق سے توبہ کئے بغیر مرگیا تو اسے آخرت میں عذاب ضرور ہوگا۔

الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَ

الَّذِیْنَ	ظَاهَرُوْهُمْ(1)	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ صَیَاصِیْهِمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	مدد کی اُن (مشرکوں) کی	اہل کتاب میں سے	ان کے قلعوں سے	اور

اُن (مشرکوں) کی مدد کی تھی (اللہ نے) انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور

قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ

قَذَفَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ	فَرِیْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ	تَاْسِرُوْنَ
ڈال دیا	ان کے دلوں میں	رعب	ایک گروہ (کو)	تم قتل کرتے ہو	اور	قید کرتے ہو

ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا، ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِیَارَهُمْ وَ

فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾	وَ	اَوْرَثَكُمْ	اَرْضَهُمْ	وَ	دِیَارَهُمْ	وَ
ایک گروہ (کو)	اور	(اللہ نے) وارث بنادیا تمہیں	ان کی زمین	اور	ان کے مکانات	اور

قید کرتے ہو ○ اور اللہ نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانات اور

اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اَمْوَالَهُمْ	وَ	اَرْضًا(2)	لَّمْ تَطَـُٔوْهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
ان کے مالوں (کا)	اور	(اس) زمین (کا بھی)	جس پر تم نے قدم نہیں رکھا	اور	ہے	اللہ

ان کے مالوں کا وارث بنادیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ

بنو قریظہ کی سرزمین و اموال پر مسلمانوں کا قبضہ اور ایک بشارت

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	اِنْ
ہر چیز پر	قدرت والا	اے	نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اگر

ہر چیز پر قادر ہے ○ اے نبی! اپنی بیویوں سے فرمادو: اگر

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو طلاق کا اختیار

(1)..... اس آیت سے بنو قریظہ کے یہودیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ کے حالات بیان کئے جارہے ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں قریش اور غطفان وغیرہ کے لشکروں کی مدد کی تھی۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے صراط الجنان، ج7، ص596 کا مطالعہ فرمائیں۔

(2)..... اس زمین کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں (1) اس سے مراد خیبر کی زمین ہے جو غزوۂ بنو قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں آئی۔ (2) مکہ کی زمین مراد ہے۔ (3) روم و فارس کی زمین مراد ہے۔ (4) اس سے مراد ہر وہ زمین ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو تنبیہ

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	وَ	زِيْنَتَهَا	فَتَعَالَيْنَ	اُمَتِّعْكُنَّ	وَ
تم چاہتی ہو	دنیا کی زندگی	اور	اس کی آرائش	تو آجاؤ	میں مال دوں تمہیں	اور

تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تاکہ میں تمہیں مال دوں اور

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

اُسَرِّحْكُنَّ	سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُنَّ تُرِدْنَ(1)	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ
چھوڑ دوں تمہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور	اگر	تم چاہتی ہو	اللہ	اور	اس کے رسول

تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں ○ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول

وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ
اور	آخرت کے گھر (کو)	تو بیشک	اللہ (نے)	تیار کر رکھا ہے	نیکی کرنے والیوں کے لیے

اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

مِنْكُنَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	مَنْ	يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ(2)
تم میں سے	بڑا اجر	اے نبی کی بیویو	جو	کرے تم میں سے حیا کے خلاف کھلی جرأت

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیویو! جو تم میں حیا کے خلاف کوئی کھلی جرأت کرے

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

يُّضٰعَفْ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَيْنِ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
(تو) بڑھا دیا جائے گا	اس کیلئے	عذاب	دُگنا	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان

تو اسے دوسروں کے مقابلے میں دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○

(1) ...... حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی، جبکہ یہاں تو دنیا سے بے رغبتی اپنے کمال پر تھی اور دنیا کا سامان اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا، اس لئے ان کا یہ مطالبہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلبِ اطہر پر گراں گزرا اور یہ آیت نازل ہوئی جس میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو اختیار دیا گیا۔ (2)...... یہاں آیت میں "حیا کے خلاف کھلی جرأت" سے زنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش نہ آنا ہے کیونکہ اللہ تعالٰی انبیاءِ کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بیویوں کو بدکاری سے پاک رکھتا ہے۔